وما ینطق عن الہوی ان ھو الا وحی یوحی

الجواب المتین

باحادیث سید المرسلین

یعنی احادیث نبویہ اور مسائل فقہیہ کا وہ بیش بہا اور متبرک خزینہ جسمیں صحیح اور معتبر احادیث کے مضمون سے مسائل کو ثابت کیا گیا ہی عام اہل اسلام کے نفع اور احادیث نبویہ کی اشاعت کیلئے

جناب مولانا سید اصغر حسین صاحب حسنی حنفی دیوبندی نے

تالیف کیا

باہتمام جناب مولٰینا حبیب الرحمن صاحب مدظلہ

ربیع الاول سنہ ۱۳۳۳ھ

در مطبع قاسمی واقع دیوبند مطبوع گردید

(مؤلف نے مدرسہ عربی دیوبند سے شائع کیا)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ ضروری دیباچہ اور قابل لحاظ تمہید تو پہلے حصہ کے شروع میں لکھدی گئی ہے یہاں صرف عام ناظرین کو یہ ملحوظ رہے کہ اس مجموعہ میں سوال کا جواب معتبر کتب فقہ حنفی کے موافق نہایت تشریح سے دیکر وہ حدیث لکھی گئی ہے جس سے وہ مسئلہ نکالا گیا ہے آپ جب حدیث پر نظر ڈالینگے تو بدون کسی کے سمجھائے سمجھ جائیں گے کہ جواب میں جو مسئلہ تبلایا گیا ہے وہ اسی حدیث سے نکلا ہے بعض جگہ دو تین سوال قائم کرکے اُنکے بعد تین چار حدیثیں یا صرف ایک حدیث ایسی لکھدی ہے جس سے اُن سب کا جواب نکلتا ہے۔ بعض جگہ تقویت اور اعتبار کے لئے یا اور وجوہ سے مناسب سمجھ کر ایک ہی سوال کے جواب میں کئی کئی حدیثیں نقل کردی گئی ہیں۔ حدیث کا صرف ترجمہ کر دیا گیا ہے اور حتی الوسع واضح طور سے مطلب سمجھا دیا گیا ہے کیونکہ اصل عربی عبارت لکھنے سے اردو خوان حضرات کو کوئی نفع نہوتا اور کتاب زیادہ طویل ہو جاتی۔ ہر حدیث کے آخر میں اُن کتابوں کا نام لکھدیا گیا ہے جن میں وہ حدیث موجود ہے کسی جگہ ایک ہی دو کتاب کے نام پر اکتفا کیا ہے اور بعض جگہ کسی مصلحت سے اُن تمام کتابوں کا نام لکھدیا گیا ہے جن میں وہ حدیث مذکور ہوئی ہے یہ وہ مسائل ہیں جن پر نہ کسی کی مُہر کی ضرورت نہ دستخط کی حاجت کیونکہ خود ختم الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد تصدیق کے لئے کافی ہے اور اُن مستند و معتبر مؤلفین کتب کا نام اعتبار کے لئے وافی۔ ایسی صاف اور سچی حدیث کو سُن لینے اور اُسکے نیچے اسقدر معتبر کتابوں کا حوالہ موجود ہونیکے بعد کسی دیندار کو جرأت نہیں ہو سکتی کہ اس مسئلہ کی صحت میں شک لائے۔

اور اہلِ علم کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر کبھی اس رسالے کے ملاحظہ کی نوبت آئے تو یہ خیال فرمائیں کہ صرف عوام کے نفع کی نیت سے مرتب کیا گیا ہے جا بجا الفاظ میں ترتیب میں تحریر و ترجمہ میں انھیں کی رعایت مدنظر رہی ہے تاہم کسی ایسی بات کا ارتکاب حتی الوسع نہیں کیا گیا جو بقاعدہ محدثین قابل گرفت ہو۔ ترجمہ بالکل لفظی ہے مگر بامحاورہ۔ توضیح تشریح تقیید جو کچھ کی گئی ہے وہ روایات مختلفہ کے لحاظ سے یا شروح احادیث (عینی۔ فتح الباری۔ نووی۔ مرقات۔ لمعات وغیرہ کے اعتبار پر کی گئی ہے جواب مسائل اکثر انھیں کتب سے ماخوذ ہیں یا فقہ کی کتب معتبرہ متداولہ (ہدایہ درمختار شامی وغیرہ) سے زیادہ اعتبار اور برکت کے لئے مناسب سمجھ کر ہر روایت کو صحابی راوی حدیث کے نام سے شروع کیا گیا ہے اور آخر میں مخرج حدیث یا کتاب کا نام لکھدیا ہے حدیثیں اگر بعض جگہ صحاح ستہ کے سوا کسی دوسری کتاب کی بھی ہیں تو وہی ہیں جن پر علما نے اعتبار فرمایا ہے اور کذب و وضع سے اُن کو بری سمجھا ہے صرف احادیث مرفوعہ[عله] ہی لی گئی ہیں کیونکہ آثار صحابہ[عه] تو مستقل رسالہ کی صورت میں مختصر طور پر اسی کتاب کے حصہ سوم مسمی بہ ہدایۃ المقتبسین میں مذکور ہیں۔ بعض مسائل کے جواب میں کئی کئی احادیث کو فضول نہ سمجھئے بلکہ غور و تامل فرمائیے تاکہ غریب مؤلف نے جس مصلحت اور فائدہ کے لئے چند احادیث کو جمع کیا ہے خیال میں آکر طبیعت محظوظ ہو جائے۔ تمام مسائل اور عام احادیث کو نہیں لیا۔ اسکی گنجائش تو صدہا کتابوں میں بھی نہ ہوگی) بلکہ وہی احادیث اور مسائل جمع کئے گئے ہیں جنمیں تھوڑی بہت دلچسپی اور جدت ہے تاکہ مطالعہ کرنے والوں کا دل بھی نہ گھبرائے اور عام ترجمہ احادیث دیکھنے سے جو غلط فہمی کا بڑا اندیشہ لگا رہتا ہے حدیثوں کے ساتھ مسائل فقہ ہونے سے وہ بھی پاس نہ آئے مفید عام بنانے میں احقر نے کوتاہی نہیں کی آئندہ نفع دینا اور قبول فرمانا خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہے اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

خادم الطلبہ

فقیر سید اصغر حسین عفی عنہ

[عله] یعنی خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یا فعل ۱۲ [عه] یعنی صحابہ کے قول یا فعل ۱۲

ایمان کی باتیں

سوال خدا تعالیٰ پر صرف اگر کوئی شخص ایمان لاکر توحید کا قائل ہو جائے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے اور آپ کو نہ مانے تو وہ بھی مسلمان سمجھا جائے گا یا نہیں۔

جواب جب تک جناب سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے اور آپ کی تمام باتوں کی تصدیق اور آپکی محبت دل میں نہ آجائے ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا۔

حدیث علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ چار چیزوں پر ایمان نہ لائے (دل اور زبان سے) اقرار کرے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کا رسول ہوں مجھکو برحق نبی کر کے بھیجا ہے اور موت (یعنی دنیا کے فنا ہونے) پر اور موت کے بعد اُٹھنے پر ایمان لاوے اور تقدیر پر ایمان لاوے (ترمذی و ابن ماجہ)

حدیث دوم انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اُسکے باپ بیٹے اور تمام لوگوں سے اسکے نزدیک زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری و مسلم)

سوال بندوں کے ذمہ پر خدا تعالیٰ کا کوئی حق ہے یا نہیں اور اگر ہے تو وہ کیا ہے۔

جواب خدا تعالیٰ کے بہت سے حقوق بندوں پر واجب ہیں (مثلاً یہ کہ کسی امر میں اُس کی نافرمانی نہ کریں) لیکن سب سے بڑا حق یہ ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ سمجھیں۔

حدیث معاذؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندوں پر خدا تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ اُسکی عبادت کریں اور اُس کے ساتھ کسی کو ساجھی نہ ٹھہراویں (بخاری و مسلم)۔

سوال بڑا گناہ کرنے سے آدمی کا ایمان جاتا رہتا ہے یا نہیں اور اس کو کافر اور بے ایمان کہنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب اگرچہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی اور معصیت خواہ چھوٹی ہو یا بڑی نہایت ہی معیوب اور مذموم ہے لیکن بڑے بڑے گناہ سے بھی کوئی مسلمان ایمان سے باہر اور کافر نہیں ہوتا اسلئے اُسکو کافر یا بے ایمان کہنا ہرگز جائز نہیں بلکہ گناہ کبیرہ ہے یوں سمجھو کہ جب کوئی شخص کسی مسلمان کو کافر

کہتا ہے تو اس کا وبال اور گناہ کہنے والے پر آپڑتا ہے۔

حدیث انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں اصول ایمان میں داخل ہیں (اگر یہ نہ ہوں تو ایمان میں خلل آجائے ایک یہ ہے کہ) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والے سے اپنی زبان کو روکے (یعنی اُس کی نسبت بُرے قول اور فعل سے باز رہے) کسی گناہ کی وجہ سے اُسکو کافر نہ کہو اور کسی کام کی وجہ سے اسلام سے نہ نکالو (ابو داؤد)

سوال جو مسلمان گناہ اور معصیت کرتے کرتے بلا توبہ مرجاتے ہیں کیا ہمیشہ دوزخ میں پڑے رہیں گے

جواب جو شخص دنیا سے ایماندار مرگیا اور خاتمہ ایمان پر ہو گیا وہ اگرچہ کیسا ہی گنہگار ہو آخر کار جنت میں جائیگا لیکن اپنے اعمال کی وہ سخت اور شدید سزا جسکا تحمل ایک لمحہ کے لئے بھی دشوار ہے ہزاروں لاکھوں برس بھگتنے کے بعد دوزخ سے نکالا جائیگا۔

حدیث اول عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص ایسی حالت میں مرجائے گا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر کامل یقین رکھتا ہے وہ جنت میں (کبھی نہ کبھی ضرور) داخل ہوگا (مسلم)

حدیث دوم ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت اہل جنت جنت میں اور اہل دوزخ دوزخ میں چلے جائیں گے خدا تعالیٰ (فرشتوں سے) ارشاد فرمائے گا کہ جن لوگوں کے دل میں رائی کے دانہ کی برابر بھی ایمان ہو اُسکو بھی دوزخ سے نکال لو پس وہ لوگ ایسی حالت میں نکالے جائیں گے کہ جل کر سیاہ کوئلہ ہو گئے ہونگے اور پھر نہر حیوۃ میں ڈالدئے جائینگے وہاں سے (صحیح و سالم پاک صاف ہو کر) ایسے نکلیں گے جیسے رَو کے کوڑے میں دانہ اُگتا ہے (اور پھر جنت میں داخل کر دیے جائینگے) (مسلم شریف)

سوال بعض دفعہ دل میں ایسے بیہودہ اور بُرے خیال آجاتے ہیں کہ اگر وہ دل میں جم جائیں تو بالکل ایمان جاتا رہے اُن کو زبان پر لانا بھی شاق معلوم ہوتا ہے اور دل ڈرتا ہے اس قسم کے خیالات دل میں آکر گذر جانے سے ایمان میں کچھ خلل آتا ہے یا نہیں۔

جواب اس قسم کے خدشات اور وسوسوں سے جو صرف دل میں آکر گذر جاتے ہیں ایمان میں کچھ نقصان نہین آتا بلکہ اس سے تو ایمان کا پتہ لگتا ہے کہ شیطان نے اسکو مومن سمجھکر اس کے دل میں وسوسہ ڈالا اور اس نے اُسکو نہایت مکروہ اور یہان تک بُرا سمجھا کہ زبان پر لانے سے بھی حیا اور خوف کرتا ہے۔

حدیث اوّل ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسالتمآب کے چند اصحاب نے آپ سے سوال کیا کہ ہم لوگ بعض دفعہ اپنے دل میں ایسے خیالات پاتے ہیں کہ جنکو بیان کرنا بھی بہت ناگوار معلوم ہوتا ہے (یعنی کہنے کے قابل ہی نہیں) آپ نے فرمایا کہ کیا واقعی تم لوگ ایسے خیالات پاتے ہو؟ عرض کیا کہ بیشک پاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تو صریح اور صاف ایمان کی علامت ہے (مسلم ابوداؤد)

حدیث دوم ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے میری امت کے لئے وہ خطرات (اور وسوسے) جو دل میں گذر جاتے ہیں معاف فرما دیئے ہیں جب تک کہ اُنپر کاربند نہ ہوں اور زبان سے نہ کہیں (مسلم وبخاری)

سوال بعض دفعہ عمل اور عبادت کیا تو جاتا ہے خاص خدا تعالےٰ کے لئے لیکن اگر کوئی اس حالت میں اتفاقیہ دیکھ پاتا ہے یا کسی طرح لوگوں پر ظاہر ہو جاتا ہے تو آدمی کا دل اندر سے خوش ہوتا ہے اسکو بھی ریا شرک اصغر (یعنے پوشیدہ اور چھوٹا شرک) سمجھا جائیگا یا کچھ دوسرا حکم ہے۔

جواب یہ ریا نہیں اور نہ اس میں کچھ گناہ ہے بلکہ دو چند اجر ملتا ہے بشرطیکہ نیت خالص ہو اگر عمداً کسی ایسے موقعہ پر عبادت کی کہ کوئی دیکھ لے یا ایسی تدبیر نکالی کہ وہ عمل خیر لوگوں میں شہرت پا جائے تو یہ صاف ریا ہوگا جسکو حدیث میں شرک اصغر فرمایا گیا ہے۔

حدیث ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) میں بعض دفعہ عمل (خالص نیت سے) کرتا ہوں اور کسی طرح لوگوں کو اطلاع ہو جاتی ہے تو میرے دل کو یہ بات بہت بھلی معلوم ہوتی ہے آپ نے فرمایا کہ تمکو دو اجر ملیں گے ایک ظاہر کا ثواب ایک پوشیدہ

عمل کا (ابن ماجہ وترمذی)

سوال سب سے بڑا گناہ کونسا ہے۔

جواب بلا استحقاق کسی کو قتل کرنا جھوٹی گواہی دینا ماں باپ کو ستانا جہاد میں سے بھاگ جانا سود کھانا یتیم کا مال کھانا کسی کو جھوٹی تہمت لگانا۔ زنا کرنا بہت بڑے گناہ ہیں اور سب سے بڑا گناہ خدا تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔

حدیث انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ خدا کے ساتھ شرک کرنا ہے (اسکے بعد) کسی کو قتل کرنا (اسکے بعد) ماں باپ کو ستانا (اس کے بعد) جھوٹی گواہی دینا (بخاری شریف)

سوال سنا ہے کہ آخر زمانہ میں علم اٹھالیا جائے گا یہ صحیح ہے یا نہیں اور علم کس طرح اُٹھے گا۔

جواب یہ صحیح ہے کہ قرب قیامت میں علم اٹھ جائیگا اور اسکی یہی صورت ہے کہ رفتہ رفتہ علما مرتے چلے جائنگے نہ علم رہے گا نہ کوئی علم والا چنانچہ علما حقانی کا اُٹھنا عرصہ سے شروع ہو گیا ہے۔

حدیث عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے علم کو اس طرح نہیں اُٹھائیگا کہ اسکو (لوگوں کے دلوں سے) نکال لے بلکہ علما کو موت دیکر علم کو اُٹھالیگا۔ (رفتہ رفتہ) جب کوئی عالم نہ رہیگا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے ان سے مسئلے پوچھے جائیں گے وہ بتلا کر خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرینگے (ترمذی)

وضو اور غسل طہارت و نجاست

سوال اگر کسی وقت پانی کی قلت کیوجہ یا کسی ضرورت سے وضو کے تمام اعضا کو صرف ایک ایک مرتبہ دھولے تو وضو ہو جائیگا یا نہیں۔

جواب صرف ایک ایک مرتبہ دھونے سے بھی وضو پورا ہو جائیگا کیونکہ فرض صرف اسیقدر ہے تین مرتبہ دھونا مسنون ہے البتہ اگر بلا ضرورت خلاف سنت کرے گا تو بُرائی اور کراہت ضرور رہے گی۔

حدیث اول ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ وضو فرمایا ہے یعنی ہر عضو کو صرف ایک مرتبہ دھو کر بھی وضو کیا ہے (بخاری و ابوداؤد و نسائی)

حدیث دوم جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ (اعضا کو دھو کر) بھی وضو فرمایا ہے اور دو دو مرتبہ بھی اور تین تین مرتبہ بھی (غرض ہر ایک طور سے حسب موقعہ و مصلحت آپ نے ہر طرح سے وضو فرمایا ہے (ترمذی طبرانی از معاذؓ)

سوال وضو کے بعد کپڑے سے اعضا کو خشک کر لینا جائز ہے یا مکروہ اور وضو کے بعد اپنے دامن سے اعضا کو خشک کر لینا کیسا ہے۔

جواب وضو اور غسل کے بعد رومال وغیرہ سے بدن خشک کر لینا بموجب قول صحیح و قوی جائز ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ خشک کرنے میں زیادہ مبالغہ نہ کرے بلکہ ایسی طرح خشک کرے کہ کچھ اثر باقی بھی رہ جائے اگر اتفاقیہ کبھی دامن سے خشک کر ڈالے تو جائز ہے لیکن ہمیشہ اسکی عادت کر لینے کو بزرگوں نے منحوس فرمایا ہے

حدیث اوّل عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک کپڑا تھا جس سے آپ وضو کے بعد اعضا خشک فرما لیتے تھے (ترمذی)

حدیث دوم سلمان فارسی سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اُن کا جُبّہ جو آپ پہنے ہوئے تھے (اُس کا دامن) اُلٹ کر چہرہ مبارک کو خشک فرما لیا (ابن ماجہ)

سوال اگر کوئی چیز کھانے کے بعد مُنھ بالکل صاف ہو گیا کوئی ذرہ اور دانہ باقی نہیں رہا ایسی حالت میں اگر کلی نہ کرے اور نماز پڑھ لے تو مکروہ ہے یا نہیں۔

جواب جب لعاب دہن سے مُنھ صاف ہو گیا تو بلا کلی کے نماز پڑھ لینا بلا کراہت صحیح و درست ہے البتہ کھانے کے ذرے اور دانے مُنھ میں لیئے ہوئے جن سے کھانے کا ذائقہ زبان پر آتا ہے نماز پڑھنے میں کراہت ہے اور فرشتوں کو اُس کی یہ حالت نہایت ناپسند آتی ہے۔

حدیث اوّل انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا اور کلی

اور وضو نہیں کیا (ویسے ہی) نماز پڑھ لی (ابو داؤد)

حدیث دوم ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کپڑے پہن کر (یعنی چادر اور عمامہ وغیرہ سے مزین ہو کر) نماز کے لئے تشریف لائے تھے کہ روٹی اور گوشت کا ہدیہ لایا گیا (یعنی کوئی صحابی لے آئے) آپ نے تین لقمے تناول فرمائے اور پھر لوگوں کو نماز پڑھا دی پانی کو ہاتھ نہیں لگایا (یعنی کلّی اور وضو نہیں فرمایا) (مسلم)

سوال اگر کسی وقت پیٹ میں قراقر ہو کر شبہ ہو جائے کہ ریح نکلکر وضو ٹوٹا ہے یا نہیں تو ایسی حالت میں کہ جب دل کو خلجان ہو رہا ہے کسی طرف یقین نہیں نماز پڑھنا جائز اور صحیح ہوگا یا نہیں۔

جواب اس قسم کے شک سے وضو ہرگز نہیں جاتا جب تک کہ ریح نکلنے کا یقین نہ ہو جائے آواز سُن لے یا بو آجائے غرض کسی طرح یقین ہو جائے۔ جب تک شک رہتا ہے وضو نہیں جاتا نماز درست و صحیح ہو جاتی ہے۔

حدیث ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے اگر کوئی شخص اپنے پیٹ میں (گڑبڑ اور قراقر) پاوے تو جب تک آواز نہ سُن لے یا ریح نکلنا معلوم نہ ہو جائے (وضو کے لئے) مسجد سے نہ نکلے (یعنی وضو باقی ہے ٹوٹا نہیں) (بخاری و مسلم و ترمذی و ابن ماجہ و ابو داؤد)

سوال بعض نئی روشنی کے لوگ کہتے ہیں کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا چاہیے کیونکہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اسیطرح کرتے تھے کیا یہ صحیح ہے۔

جواب یہ بات بالکل غلط ہے کہ آپ ایسا ہی کیا کرتے تھے عادت شریفہ ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کرنیکی تھی اور اسیطرح ہم لوگوں کو چاہئے اسلئے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنیکی آپ نے ممانعت فرمائی ہے اور کھڑے ہونے میں کپڑے ناپاک ہونے کا اندیشہ ہے حالانکہ اس سے بچنے کی خاص تاکید و تہدید حدیث شریف میں وارد ہے اور فرمایا ہے کہ قبر کا عذاب اکثر پیشاب کی پروا نہ کرنے اور اس سے نہ بچنے کیوجہ سے ہوتا ہے اسکے علاوہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا خلاف طریقہ و عادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس سے بچنا

چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایکدفعہ بوجہ عذر کے ایسا کیا ہے آپ تشریف لیئے جاتے تھے ایک اونچی جگہ تھی جس پر لوگ مکانوں کا کوڑا وغیرہ لاکر ڈالدیا کرتے تھے وہاں بیٹھنے میں گر جانے کا اندیشہ تھا نیز وہ جگہ ناپاک اور گیلی تھی کپڑے آلودہ ہونے کا بھی خوف تھا اور آپ کی کمر میں درد تھا جسکے لیئے کھڑے ہوکر پیشاب کرنا عرب میں سریع الاثر علاج سمجھا جاتا تھا ان وجوہ سے آپ کھڑے ہو گئے تھے ورنہ عادت وطریقہ یہ نہ تھا۔ اب بھی اگر کسی کو کوئی واقعی عذر ہو تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہو گا۔

حدیث اوّل عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جو شخص تم سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے اس کی تصدیق نہ کرنا (یعنی کبھی اعتبار نہ کرنا) آپ ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے تھے۔ (نسائی و ترمذی و احمد و ابن ماجہ)

حدیث دوم عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھ لیا تو فرمایا کہ اے عمرؓ کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا کرو۔ عمرؓ کہتے ہیں کہ) اُس کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا (ترمذی و ابن ماجہ)

سوال جو جانور مر گیا ہو اُسکا چمڑا پاک ہو گا یا ناپاک اور اسکو استعمال کرنا چاہیں تو کسطرح کریں۔

جواب سوائے خنزیر کے ہر ایک جانور کا چمڑا دباغت دینے (یعنی پکا کر رنگ لینے) سے بالکل پاک ہو جاتا ہے اب اس میں پانی پینا اس کو پہن کر یا اُس کے اوپر نماز پڑھنا اور ہر طرح استعمال کرنا جائز ہے خواہ وہ جانور ذبح کیا گیا ہو یا ویسے ہی مر گیا ہو۔

حدیث اوّل عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مردار کے چمڑے کے پاک ہونے کو دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا کہ اس کی دباغت اُس کی پاکی ہے (یعنی دباغت دینے سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم و نسائی و ابوداؤد)

حدیث دوم ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میمونہؓ کی لونڈی کو ایک بکری صدقہ میں ملگئی تھی وہ مر گئی اور راستہ میں پھینک دی گئی وہاں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گذرے تو فرمایا کہ تم نے اس کا چمڑا نکال کر دباغت دیکر کام میں کیوں نہ لگا لیا۔ عرض کیا کہ یا حضرت یہ تو مردا

تھی (یعنی مرگئی تھی ذبح نہیں ہوئی تھی) آپ نے فرمایا کہ اس کا صرف کھانا حرام کیا گیا ہے چمڑے سے نفع اٹھانا حرام نہیں جائز ہے (بخاری مسلم ابوداؤد ابن ماجہ و ترمذی مختصراً)

حدیث سوم انس رضہ فرماتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیلئے پانی طلب فرمایا (تو پانی حاضر کرکے) عرض کیا گیا کہ یہ پانی مردار جانور کے چمڑے میں رکھا ہوا ہے آپ نے دریافت فرمایا کہ اس چمڑے کو تم لوگوں نے دباغت دیا تھا یا نہیں۔ عرض کیا گیا کہ بیشک دباغت دیا تھا آپ نے فرمایا کہ بس اب لاؤ کیونکہ یہ پانی پاک ہے (طبرانی فی الاوسط)

سوال سُنا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں سب لوگ مکان سے وضو کرکے آتے تھے لیکن آجکل جو مسجد کے متعلق وضو وغیرہ سامان اور غسلخانہ بناتے ہیں یہ جائز ہوا یا بدعت۔

جواب بیشک اُسوقت میں مسجد کے متعلق ان چیزونکا سامان نہ تھا اس لئے سب کو وضو سے آنا پڑتا تھا اور آجکل بھی جو شخص باوضو ہوکر مکان سے چلے اُسکو زیادہ ثواب حاصل ہوتا ہے لیکن مسجد کیلئے وضو اور غسل وغیرہ کا سامان بنادینا بھی نہایت موجب ثواب اور مسنون و مستحب ہے۔

حدیث واثلہ ابن الاسقع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بچوں اور مجنون لوگوں سے اور خرید فروخت اور شور مچانے سے اور حد[1] جاری کرنے اور باہم قتل مقاتلہ کرنے سے مسجدوں کو بچاؤ اور اُن کے دروازوں پر غسلخانہ (اور وضو کی جگہ) بناؤ اور خوشبو جلاکر جمعوں میں مسجدوں کو دھونی دو (ابن ماجہ)

سوال اگر شب کو کسی وجہ سے غسل کی حاجت ہوئی اور اسی وقت غسل کرنے میں دقت ہے یا دل نہیں چاہتا پس بلا غسل سو رہنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب بہتر تو یہ ہے کہ غسل کرے لیکن اگر غسل نہ کرے تو استنجا اور وضو کرکے سو رہے یہ طریقہ مسنون اور پسندیدہ ہے۔

حدیث ابن عمر فرماتے ہیں کہ میرے والد عمر رضہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھکو درمیان شب میں غسل کی ضرورت ہوجاتی ہے (اور اُس وقت غسل کرنا مشکل ہے آپ نے

[1] یعنی شرعی سزائیں دینا مثلاً ہاتھ کاٹنا چوری میں یا زنا اور شراب نوشی میں کوڑے وغیرہ مارنا۔۱۲

فرمایا کہ استنجا اور وضو کر لیا کرو پھر سو رہا کرو (بخاری - ابوداؤد مسلم ابن ماجہ - ترمذی)

سوال غسل سے فراغت کر لینے کے بعد بعض لوگ وضو کرتے ہیں یہ ضروری ہے یا نہیں۔

جواب بالکل ضروری نہیں بلکہ ایسا نہ کرنا چاہیے غسل کے شروع میں وضو کر لینا مسنون ہے وہی کافی ہے اور اگر کسی نے غلطی سے غسل کی ابتدا میں وضو نہ کیا بلکہ بلا وضو ہی تمام بدن پر پانی ڈال کر غسل کر لیا تب بھی غسل کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں جب تمام بدن پانی ڈالنے سے تر ہو گیا اسی میں وضو بھی ہو گیا۔ اگرچہ خلاف سنت ہوا۔ (ابوداؤد)

حدیث عائشہ رض فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے (ترمذی و ابن ماجہ و ابوداؤد)

نماز اور اُس کے متعلقات

سوال اذان کے بعد کتنی دیر میں جماعت کرنی چاہیے اس کی کوئی مقدار مسنون یا مستحب ہے یا نہیں۔

جواب مغرب کی نماز کے سوا چار وقت کی نمازوں میں اذان و تکبیر (یعنی اقامت) میں اتنا فاصلہ مسنون و مستحب ہے کہ کھانا کھانے والا کھا پی کر فراغت کر لے اور قضاء حاجت والا اپنی ضرورت رفع کر چکے۔

حدیث حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو فرمایا کہ اذان ٹھہر ٹھہر کر کہا کرو اور اقامت (یعنی تکبیر) جلد جلد کہا کرو اور اذان و اقامۃ میں اتنا فاصلہ کرو کہ کھانے والا اپنے کھانے سے اور پینے والا اپنے پینے سے اور قضاء حاجت والا اپنی ضرورت سے فراغت پا جائے اور جب تک مجکو دیکھ لو کھڑے نہ ہوا کرو (ترمذی شریف)

سوال جس سورت کو اول رکعت میں پڑھا ہے اگر اُسی کو دوسری رکعت میں پڑھے تو نماز میں کچھ نقصان آتا ہے یا صحیح و درست ہو جاتی ہے۔

جواب فرض نماز میں عمداً ایسا کرنے سے کسی قدر کراہت آجاتی ہے۔ اگر بھول کر ایسا ہو گیا یا ایک سورت کے سوا دوسری یاد ہی نہیں تو مکرر وہی سورت پڑھنا مکروہ نہیں نفل نماز میں

میں عمداً ایسا کرنا بھی مکروہ نہیں۔

حدیث معاذ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ جہینہ کے ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں دونوں رکعتوں میں سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ پڑھتے ہوئے سُنا ہے معلوم نہیں آپ بھول گئے تھے یا عمداً ایسا کیا تھا (ابوداؤد شریف)

سوال سجدے میں جانے کے وقت اوّل ہاتھ زمین پر رکھے یا زانو اور اُٹھنے کے وقت کس کو پہلے اُٹھائے۔

جواب پہلے زانو رکھے اس کے بعد ہاتھ اور اُٹھنے کے وقت اوّل ہاتھ اُٹھائے پھر زانو۔

حدیث وائل بن حجر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو ہاتھوں سے پہلے زانو زمین پر رکھتے اور جب اُٹھتے تو ہاتھوں کو زانو سے پہلے اُٹھالیتے (ترمذی و نسائی و ابوداؤد)

سوال جیسے مرد کو فرض نماز باجماعت پڑھنے سے پچیس ۲۵ یا ستائیس ۲۷ نماز کا ثواب حاصل ہوتا ہے عورتوں کے لئے بھی یہی ہے یا کچھ کم۔

جواب عورتوں کے لئے بالکل اس کے برعکس معاملہ ہے ان کو جماعت سے نماز پڑھنے میں جسقدر ثواب ملتا ہے علیحدہ اور تنہا پڑھنے میں اُس کا پچیس ۲۵ گونا ثواب دیا جاتا ہے وہ جہانتک تنہائی اور مکان کے گوشہ میں نماز پڑھیں زیادہ اجر ہوگا یہانتک کہ مکان کے صحن میں نماز ادا کرنے سے اتنا ثواب اور فضیلت نہ ہوگی جس قدر مکان کے دالان اور کوٹھے میں حاصل ہوتی ہے اور اگر دالان کے بھی کونے اور گوشہ میں گھس کر پڑھیں تو اور بھی زیادہ اجر اور فضیلت پائیں۔

حدیث اوّل عورت جس نماز کو تنہا پڑھے بہ نسبت جماعت میں پڑھنے کے اُس (بلا جماعت پڑھی ہوئی) نماز کی فضیلت پچیس ۲۵ درجہ زیادہ ہے (مسند الفردوس للدیلمی)

حدیث دوم ابن مسعود رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت کی نماز مکان کے اندر (یعنی دالان وغیرہ میں) بہتر ہے بہ نسبت صحن میں پڑھنے کی اور اُس کی

لہٰذا جب آپ نے عمداً ایسا کیا تو معلوم ہوا کہ اس طرح [illegible] ۱۲

نماز مکان کے گوشہ میں بہتر ہے بہ نسبت مکان (یعنی دالان وغیرہ) کی (مطلب یہ ہے کہ جسقدر نماز اندر اور پردے میں ہوتی جائے ثواب بڑھتا جائیگا (ابوداؤد)

سوال فقہ کی کتابوں میں نابینا کی امامت کو مکروہ لکھا ہے یہ کراہتہ ہر ایک نابینا کی امامتہ میں ہوگی یا بعض میں

جواب کراہتہ کی وجہ یہ ہے کہ اکثر نابینا لوگوں سے پاکی ناپاکی میں پوری تمیز اور احتیاط نہیں ہو سکتی پس جو نابینا پورا احتیاط رکھنے والا اور پاک صاف ہو اُس کی امامتہ مکروہ نہ ہوگی اور اگر عالم اور پرہیزگار بھی ہو تو اُس کی امامت اولیٰ اور افضل ہوگی اگرچہ نابینا ہو۔

حدیث اوّل عائشہ رض فرماتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (غزوۂ تبوک[1] میں تشریف لیجانے کے وقت) عبداللہ بن ام مکتوم کو مدینہ میں نماز پڑھانے کے لئے اپنا قائم مقام بنا دیا تھا (طبرانی فی الکبیر وابویعلےٰ وابوداؤد از انس رض)

حدیث دوم عبداللہ بن عمیر رض جو بنی حطمہ کے امام تھے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں بنی حطمہ کا امام تھا حالانکہ میں نابینا تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں بھی گیا تھا حالانکہ نابینا تھا (طبرانی فی الکبیر)

سوال امام نے اس ارادہ سے نماز شروع کی کہ بہت بڑی سورت پڑھ کر نہایۃ اطمینان سے نماز ادا کرونگا نماز کی حالت میں کوئی سخت ضرورت پیش آگئی مثلاً بڑے زور سے بارش آگئی یا جس گاڑی میں مسافروں کو سوار ہونا ہے اُس کے آنے کی آواز آگئی تو نماز کو مختصر کر دینا یا شروع کی ہوئی سورت کو درمیان میں چھوڑ دینا جائز ہے یا نہیں۔

جواب اس قسم کی ضرورتوں میں جائز بلکہ مسنون یہی ہے کہ قرأت کو کم کرے اور نماز کو جلد ختم کردے ورنہ خود اس کا اور مقتدیوں کا دل نماز میں نہ رہے گا نماز پڑھنا گراں ہوجائیگا بلکہ بعض کو نماز چھوڑ کر بھاگنے کی نوبت آئے گی۔

---

[1] تبوک ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں مدینہ منورہ سے چودہ منزل پر رجب ۹ھ میں آپ وہاں تشریف لیگئے تھے چونکہ نہایت گرمی اور سفر بعید تھا اور سامان کچھ نہ تھا اس لئے اس کو غزوہ عسرہ اور جیش العسرۃ بھی کہتے ہیں ۱۲

حدیث ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نماز کو دراز پڑھنے کے ارادہ سے شروع کرتا ہوں (اور نماز کے درمیان میں) بچہ کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو چونکہ مجھکو اس کی ماں کے دل کی پریشانی کا خیال ہوتا ہے لہذا نماز کو مختصر کر دیتا ہوں (کہ کبھی ایسا نہ ہو کہ فتنہ میں پڑ جائے یعنی صبر نہ کر سکے اور نماز کو چھوڑ دے (بخاری و ترمذی و ابن ماجہ و ابوداؤد)

سوال اگر نماز پڑھاتے ہوئے امام کی آواز رُک جائے یا کھانسی وغیرہ کوئی عذر پیش آجائے یا قرآن شریف بھول جائے اور یاد نہ آوے تو شروع کی ہوئی سورت کو درمیان میں چھوڑ کر رکوع کر دینا جائز ہے یا نہیں

جواب اگر بقدر تین آیۃ الحمد کے بعد پڑھ چکا ہے تو اس قسم کے عُذر میں مناسب یہی ہے کہ درمیان میں چھوڑ کر رکوع کر دے۔

حدیث عبداللہ بن سائب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورہ مومنون پڑھنی شروع فرمائی پڑھتے پڑھتے جب موسی اور ہارون علیہما السلام (یا عیسی) علیہ السلام کے ذکر پر پہنچے تو آپ کو کھانسی آگئی آپ نے (وہیں) رکوع کر دیا (بخاری شریف)

سوال فجر کے وقت جب جماعت کی نماز شروع ہو گئی ہو سنتیں پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور اگر جماعت جاتی رہنے کے خوف سے ان سنتوں کو چھوڑ دیا تو کس وقت ادا کرے۔

جواب جار وقت میں تو نماز فرض جماعت سے شروع ہو جانے کے بعد کسی نفل یا سُنت کو شروع کرنا نہ چاہیے بلکہ جماعت میں شریک ہو جانا لازم ہے صرف صبح کی سنتوں میں اس قدر اجازت ہے کہ اگر امام بڑی بڑی سورتیں پڑھتا ہے اور اس شخص کو اُمید ہے کہ سُنت پڑھنے کے بعد بھی بالکل جماعت نہ چھوٹے گی بلکہ دوسری رکعت ملجائے گی تو مسجد کے کسی گوشہ میں امام سے دور یا مسجد کے آس پاس (جیسے وضو کی جگہ یا حجرہ وغیرہ) سُنت پڑھ سکتا ہے لیکن امام کے متصل جماعت کے برابر پڑھنا سخت مکروہ ہے اور اسی طرح جماعت کے پیچھے قریب کھڑے ہو کر بھی نہ پڑھنا چاہیئے اور اگر جماعت بالکل چھوٹ جانے کا خوف ہو تو سنت

نہ پڑھے جماعت میں شریک ہو جاوے اور آفتاب نکلنے کے بعد سنت کو قضا پڑھ لے اگر کسی کام یا ضرورت کی وجہ سے آفتاب نکلنے تک انتظار نہیں کر سکتا تو اپنے کام میں لگ جاوے جب آفتاب بلند ہو جاوے دو رکعت پڑھ لے اور اگر موقعہ ہی نہ ملا یا بھول گیا تب بھی گنہگار نہ ہو گا لیکن ہر سے بار ٹالنے کے لئے فرض کے بعد فوراً ہی انکو پڑھ لینا اور طلوع آفتاب کا انتظار نہ کرنا سخت مکروہ ہے اس سے تو نہ پڑھنا بہتر ہے۔

حدیث اوّل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب جماعت شروع ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کسی نماز کو نہ پڑھنا چاہیے لیکن فجر کی سنتیں پڑھ سکتا ہے۔

حدیث دوم ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبح کی سنتیں نہ پڑھی ہوں اس کو چاہیئے کہ آفتاب طلوع ہونے کے بعد پڑھے (ترمذی وابن ماجہ)

سوال بعض مولویوں سے سُنا ہے کہ فجر کے سنت اور فرض نماز کے درمیان کلام کرنا بالکل جائز نہیں یہانتک کے جو لوگ سنت پڑھ کر فرض کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہوں آنے والے کو اُن سے سلام کرنا بھی نہ چاہیئے۔

جواب اتنی بات درست ہے کہ فرض و سنت کے درمیان بیہودہ کلام اور اِدھر اُدھر کے جھگڑے چھیڑنا بہت برُا اور ممنوع ہے خصوصًا صبح کے وقت جو ایک نہایت متبرک اور ذکر اللہ کے قابل وقت ہے لیکن ضروری گفتگو اور کلام خیر اور دین کی باتیں فجر کی سنتیں پڑھنے کے بعد بھی جائز ہیں اور ایسے وقت میں سلام علیکم کو منع کرنا تو بالکل جہالت ہے سلام بھی تو خدا کا ذکر ہے اُس کو ہرگز نہ چھوڑنا چاہیے۔

حدیث اوّل عائشہؓ فرماتی تھیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتیں پڑھ لیتے تو اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرنے لگتے ورنہ (خاموش) لیٹ جاتے یہاں تک کہ آپکو نماز فرض کے لئے اطلاع کیجاتی (بلالؓ کی عادت تھی کہ جب جماعت و تکبیر کا وقت ہو جاتا تو آکر آپ کو اطلاع کر دیتے تھے (بخاری و مسلم و ترمذی و ابوداؤد و موطا مالک)

حدیث دوم سہل بن حنظلہ رضؓ فرماتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز کی جگہ تشریف لائے اور دو رکعت (سنت فجر) پڑھ کر دریافت فرمایا کہ کیا تم نے اپنے سوار کا کچھ پتہ نشان پایا (یعنی مسلمانوں کا محافظ سوار جو گھاٹی پر حفاظت کرنے رات بھر کے لئے گیا تھا واپس آیا کہ نہیں) سب نے عرض کیا کہ کچھ پتہ نشان نہیں دیکھا اُس کے بعد نماز (فرض) کے لئے تکبیر کہی گئی (یہ ایک بہت طویل حدیث کا ٹکڑا ہے جس میں حالت سفر کے ایک واقعہ کو بیان کیا ہے (ابو داؤد)

سوال نماز ظہر سے پہلے چار سنتیں اگر جماعت کی عجلت میں چھوٹ جائیں تو فرض کے بعد اوّل اُن کو قضا کرے یا ظہر کے بعد کی معمولی دو رکعتوں کو مقدم کرے۔

جواب جائز تو دونوں صورتیں ہیں خواہ اِن کو اوّل پڑھے یا اُن کو لیکن اس امر میں علما میں اختلاف ہے کہ بہتر کونسی بات ہے زیادہ راجح اور قوی قول یہ ہے۔ کہ معمولی دو رکعت کو مقدم کرے اور چار کو اُس کے بعد قضا کرے۔

حدیث حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اگر کبھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ظہر سے پہلے چھوٹ جاتی تھیں تو آپ اُن کو ظہر کے بعد کی دو سنتوں سے پیچھے ادا فرما لیتے تھے۔ (ابن ماجہ)

سوال فرض پڑھنے کے بعد اکثر لوگ اپنی جگہ سے ہٹ کر سنت و نفل پڑھتے ہیں یہ کوئی شرعی حکم ہے یا لوگوں کا ایجاد ہے۔

جواب یہ حکم سرور کائنات علیہ السّلام کا ہے کہ جس جگہ فرض پڑھا ہے وہاں سے کسی قدر ادھر اُدھر ہو کر سنت و نفل پڑھے اسی جگہ نہ پڑھے البتہ اگر فرض کے بعد کچھ کلام کر لیا ہے تب جگہ بدلنے کی ضرورت نہیں کیونکہ سنت و فرض میں جو فصل و فرق جگہ بدل کر کرانا مقصود تھا وہی فصل کلام و گفتگو سے بھی حاصل ہو گیا۔

حدیث اوّل ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم سے یہ

نہیں ہو سکتا کہ جب (فرض کے بعد سنت و نفل) نماز پڑھنے لگو تو ذرا آگے پیچھے یا دائیں بائیں کو ہٹ جاؤ (ابوداؤد ابن ماجہ)

حدیث دوم علیؓ نے فرمایا ہے کہ مسنون یہ ہے کہ امام نفل و سنت نہ پڑھے جب تک کہ اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائے (ابن ابی شیبہ و ابوداؤد از مغیرہ منقطعاً)

سوال نماز پڑھنے والے کے سامنے اگر کوئی شخص چارپائی یا زمین پر لیٹا رہے تو لیٹنے والے کو کچھ گناہ ہوگا یا نہیں اور نمازی کی نماز میں خلل آئے گا یا نہیں۔

جواب نہ لیٹنے والے کو کچھ معصیت ہوتی ہے اور نہ نماز میں کچھ نقصان آتا ہے اس طرح لیٹنا بلامضائقہ جائز ہے۔

حدیث اوّل عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو (تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے اور دیوار قبلہ کے درمیان میں ایسی طرح سامنے لیٹی رہتی تھی جیسے جنازہ سامنے رکھا جاتا ہے پس جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجکو بھی جگا دیتے اور میں بھی وتر پڑھ لیتی (بخاری مسلم ابوداؤد مؤطا نسائی)

حدیث دوم عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (رات کو تہجد کی) نماز پڑھتے رہتے تھے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان میں چارپائی پر لیٹی رہتی تھی (بخاری شریف مسلم شریف)

سوال نمازی کے سامنے کو اگر کوئی شخص نکل جائے تو نمازی کی نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں اور اگر نماز پڑھنے والا گذرنے والے کو اشارہ وغیرہ سے خود ہی روک دے تو نماز میں اس اشارہ سے کچھ نقصان آئے گا یا نہیں۔

جواب کسی کے سامنے کو گذر جانے سے نماز نہیں فاسد ہوتی صرف گذرنے والے کو بہت سخت گناہ ہوتا ہے اگر عمداً گذرا ہو نماز پڑھنے والے کے لئے اجازت ہے کہ وہ صرف اشارے سے یا صرف تسبیح سے (یعنی سبحان اللہ کہہ کر) گذرنے والے کو روک دے لیکن

ف حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر شب میں وتر پڑھا کرتے تھے اور یہی مسنون ہے لیکن جسکو خوف ہو کہ پچھلی رات کو جاگ نہ سکے گا اول شب میں پڑھ لینا چاہئے ۱۲

یہ روکنا کوئی ضروری اور لازمی نہیں بلکہ اگر روکنا چاہے تو اجازت ورخصت ہے۔

حدیث ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (سامنے کو گذر جانے سے) کوئی چیز نماز کو نہیں کھوتی البتہ حسب مقدور گذرنے والے کو روک دینا چاہیئے (یعنے سبحان اللہ کہہ کر یا اشارہ سے) کیونکہ گذرنے والا شیطان ہے (یعنے شیطان کی طرح نمازی کے خیال کو منتشر کرنا اور خیال اور توجہ الی اللہ کو ہٹانا چاہتا ہے (بخاری شریف مسلم شریف موطا امام مالک نسائی ابوداؤد ابن ماجہ)

سوال مصلے اور جانماز پر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے یا کسی قسم کی برائی ہے۔

جواب اگرچہ بہت زیادہ تواضع زمین پر نماز پڑھنے میں ہے لیکن جانماز وغیرہ پر بھی بلا کراہت ومذمت صحیح ودرست ہے خواہ وہ جانماز کپڑے کی قسم سے ہو یا کسی گھاس سے بنی ہو۔

حدیث اول انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خمرہ (یعنے چھوٹے مصلے) پر پر نماز پڑھا کرتے تھے (طبرانی فی الکبیر والاوسط)

حدیث دوم میمونہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے تھے اور میں آپ کے برابر لیٹی رہتی تھی حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی اور اکثر آپ کا کپڑا (یعنی دامن یا پلا) اِسی (نماز کی حالت میں) مجھ پر گر جاتا تھا اور آپ خمرہؓ (یعنی چھوٹے مصلے) پر نماز پڑھا کرتے تھے۔ (ابوداؤد وبخاری وطبرانی بروایت انسؓ)

حدیث سوم مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بوریے اور دباغت دیے ہوئے پوستین پر نماز پڑھ لیتے تھے (ابوداؤد)

سوال اگر کسی شخص کی کوئی معمولی عبادت اور وظیفہ اتفاقیہ رات کو قضا ہو جاوے تو اِسکی کوئی ایسی تدبیر ہو سکتی ہے کہ عند اللہ قضا نہ شمار ہو بلکہ ادا ہو جائے۔

جواب اس کی نہایت عمدہ تدبیر یہ ہے کہ اگلے روز دوپہر سے پہلے پہلے اس عبادت اور وظیفہ کو پورا کرلے وہ بالکل ایسا ہی اثر اور ثواب رکھیگا جیسا کہ وقت پر ادا ہونیمیں ہوتا ہے

حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رات کو اپنا پورا وظیفہ یا کسی قدر پڑھنے سے پہلے جس شخص کی آنکھ لگ جائے اگر وہ اس کو (اگلے روز) فجر اور ظہر کی نماز کے وقت کے درمیان میں پڑھ لے تو اُس کا ایسا ہی ثواب لکھا جاتا ہے کہ گویا اُس نے رات ہی کو پڑھا ہے (مؤطا و ترمذی و نسائی و ابوداؤد و مسلم شریف)

سوال زوجہ اپنے خاوند سے پوچھے کہ آج دیر کر کے کیوں باہر سے آئے ہو تو جائز ہے یا نہیں۔

جواب جائز ہے بشرطیکہ تہذیب سے سیدھی طرح پوچھے۔ یہ نہیں کہ اُس کے پیچھے پڑ جائے کہ آج کہاں مر گیا تھا کیا ہو گیا تھا۔

سوال عشا کی نماز کے بعد قرآن شریف سننا جائز ہے یا نہیں۔

جواب قرآن مجید ذکر الٰہی وعظ و درس وغیرہ نیک باتیں عشاء کے بعد جائز ہیں لیکن دنیا کے جھگڑے اور باتیں اور قصہ کہانی عشاء کے بعد جائز نہیں بہت مکروہ ہے۔

سوال عورت کو نامحرم مرد سے قرآن شریف سُننا جائز ہے یا نہیں۔

جواب پڑھنے اور سُننے والے دونوں نیک ہوں اور فتنہ فساد کا اندیشہ نہ ہو تو جائز ہے۔

حدیث عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ ایک روز عشاء کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکان پر آنے میں دیر ہوئی میں انتظار کرتی رہی جب آپ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ یا حضرت آج کہاں دیر لگی آپ نے فرمایا کہ ایک ایسے خوش آواز شخص کا قرآن شریف سُننے لگا تھا جسکی مانند خوش آواز اور عمدگی سے پڑھنے والا نہیں سُنا (عائشہ فرماتی ہیں کہ) پھر ہم دونوں اُٹھ کر ایسی جگہ جا کھڑے ہوئے جہاں پر اُنکی آواز سُنائی دیتی تھی۔ تھوڑی دیر میں آپ نے فرمایا کہ یہ شخص سالم ہے ابو حذیفہ رضہ کا مولیٰ (یعنی غلام آزاد کردہ) خدا کا شکر ہے کہ اُسنے میری اُمت میں ایسے ایسے اچھے بندے پیدا فرمائے (ابن ماجہ)

سوال قرآن مجید کو بلا وضو کے پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب پڑھنا جائز ہے لیکن ہاتھ سے چھونا جائز نہیں غلاف میں ہو تو مضائقہ نہیں غسل کی

ﷺ اس حدیث سے تینوں سوالوں کا جواب صاف ہے غور کرو ۱۲

کی حاجت میں حفظ پڑھنا بھی جائز نہیں۔

حدیث اول ابو سلام فرماتے ہیں کہ مجھ سے بعض صحابہ نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا اور پھر وضو اور استنجا کرنے سے پہلے ہی قرآن مجید کی چند آیتیں پڑھیں (احمد)

حدیث دوم علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیت الخلاسے نکلنے کے بعد ہی قرآن پڑھ لیتے اور گوشت کھا لیتے تھے اور جنابت کے سوا کوئی چیز آپ کو قرآن سے نہیں روکتی تھی (نسائی۔ ابن ماجہ)

سوال قرآن شریف پڑھنے والے کو کسی ضرورت سے خاموش کردینا اور کہدینا کہ بس کرو جائز ہے یا اس سے گناہگار ہوتا ہے کہ اُس نے نیک کام سے روکدیا۔

جواب اس صورت میں کچھ گناہ نہیں ہوتا۔ گناہ جب ہے کہ بلاضرورت روکے یا کچھ برائی اور نفرت دل میں لاوے (نعوذ باللہ)

حدیث عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ قرآن پڑھکر مجکو سناؤ میںنے عرض کیا کہ یا حضرت آپ کو کیا سناؤں آپ پر تو قرآن ہی نازل ہوا ہے (یعنی آپ کو دوسروں سے سننے کی کیا ضرورت ہے) آپ نے فرمایا کہ مجکو یہ پسند ہے کہ دوسروں سے قرآن سنوں پس مینے سورہ نساء پڑھنی شروع کی یہانتک کہ جب اس آیت پر پہونچا فَكَيْفَ[1] إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا آپ نے فرمایا کہ اب بس کرو میں نے سر اُٹھا کر دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے (بخاری ومسلم وترمذی)

---

[1] پس کیا حال ہوگا جسوقت کہ ہم ہر قوم سے گواہی دینے والے لاوینگے اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمکو ان سب پر گواہ بناکر لاویں گے سورہ نساء رکوع ۶ قیامت کے روز ہر امت کا حال اُس کے نبی اور معتبر صالحین سے دریافت کیا جائیگا اور اُن سب کی تصدیق کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بُلائے جائیں گے ۱۲

جمعہ اور خطبہ

سوال جمعہ کے روز خط بنوانا ناخن وغیرہ ترشوانا کچھ ثواب ہے یا اس کے لئے سب دن برابر ہیں۔

جواب جمعہ کے روز ان امور کو کرنا مسنون ہے لہذا جمعہ کے دن کرنے میں نہایت ثواب اور فضیلت حاصل ہوگی جو دوسرے ایام میں نہیں مل سکتی۔

حدیث ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز کو جانے سے پہلے ناخن ترشواتے اور داڑھی میں سے (چھوٹے بڑے برابر کرنے کے لئے چند بال) کٹواتے تھے (بزار وطبرانی فی الاوسط)

سوال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعظ ونصیحت کبھی ممبر پر بیٹھ کر بھی فرماتے تھے یا ہمیشہ خطبہ کی طرح کھڑے ہوکر وعظ وتلقین کرتے تھے۔

جواب بعض دفعہ آپ بیٹھکر بھی نصیحت فرماتے تھے۔

حدیث ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ممبر پر بیٹھے اور ہم آپ کے گرد بیٹھ گئے۔ (بخاری)

سوال خطبہ پڑھتے ہوئے ہاتھ میں عصا اور چھڑی لینی جائز ہے یا نہیں۔

جواب یہ امر مسنون ہے جو ملک صلح سے قبضہ میں آتا وہاں صحابہ عصا یا کمان ہاتھ میں لے کر خطبہ پڑھتے تھے اور جو شہر جنگ کے بعد فتح ہوتے تھے وہاں تلوار (برہنہ نہیں کاٹھی اور غلاف میں) ہاتھ میں لے کر خطبہ سناتے تھے۔

حدیث براء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک میں کمان یا عصا لے کر خطبہ سنایا (ابن ابی شیبہ وابوداؤد بروایت حکم بن حزن)

✻

زکوۃ کا حکم

سوال اگر کوئی شخص سال ختم ہونے سے پہلے ہی زکوۃ دیدے یا چند سال آئندہ کی زکوۃ اسیوقت دینا جائز ہے تو دے سکتا ہے یا نہیں۔

جواب جس شخص کے پاس مال بقدر نصاب زکوۃ یعنی عہ ۸/ بالفعل موجود ہے وہ سال تمام ہونے سے پہلے اُس کی زکوۃ بلکہ آئندہ کئی سال کی زکوۃ بھی دے سکتا ہے اور موجودہ روپیہ سے زیادہ کی زکوۃ بھی ادا کر سکتا ہے مثلاً شوال کے مہینے میں سال بھر پورا ہو کر زکوۃ واجب ہو گی یہ نیک بندہ محرم ہی کے مہینہ میں یا رجب میں ادا کرنا چاہے تو ادا کر سکتا ہے اسیطرح آئندہ چند سال کی زکوۃ بھی اسی وقت ادا کر سکتا ہے اور جسکے پاس مثلاً دو سو روپیہ موجود ہے اور کہیں سے اور مال ملنے کی امید بھی ہے تو اگر یہ شخص ابھی سے پانسو روپیہ یا ہزار روپیہ کی پیشگی زکوۃ ادا کر دے تو جائز و درست ہے۔

حدیث حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ عباسؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سال گذرنے سے پہلے ہی زکوۃ ادا کرنے کی اجازت چاہی اِس خیال سے کہ نیک کام میں جہانتک عجلت ہو بہتر ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دیدی (ابوداؤد وترمذی وابن ماجہ)

سوال زکوۃ صرف نقد روپیہ اور سونے اور چاندی پر آتی ہے یا کسی اور جنس کے مال میں بھی آتی ہے

جواب نقد روپیہ اور سونے چاندی پر ہر طرح زکوۃ واجب ہے خواہ کسی نیت سے رکھا ہو مکان بنانے کو یا شادی کرنے کو۔ یہانتک کہ اگر مسجد بنانے یا حج کرنے کی نیت سے بھی رکھا ہو تو سال گذر جانے پر زکوۃ واجب ہو گی اور دوسری قسم کے مال میں صرف اسی صورت میں زکوۃ واجب ہوتی ہے کہ اُس کو تجارت کی غرض سے رکھا ہو مثلاً ہزار روپیہ کی لکڑی یا کپڑا تجارت کے لئے بھر رکھا ہے تو ہزار روپیہ کی زکوۃ دینی ہو گی اور اگر لکڑی مکان بنانے یا جلانے کیواسطے اور کپڑا پہننے یا شادی وغیرہ کے سامان کا ہے تو زکوۃ نہ آوے گی۔

حدیث سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو اس مال سے زکوٰۃ نکالنے کا حکم فرمایا کرتے تھے جسکو ہم تجارت کیلئے رکھتے تھے (ابوداؤد)

روزے کے مسائل

سوال روزے میں شدت تشنگی اور گرمی وغیرہ کے وجہ سے بدن پر تر کپڑا لپیٹ لینا یا سر پر بار بار پانی ڈالنا مکروہ ہے یا نہیں۔

جواب صحیح قول علمائے حنفیہ کا بھی یہی ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بھی روزے میں یہ امور جائز و درست ہیں کسی قسم کی کراہت نہیں۔

حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ سے روایت ہے کہ ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عرجؔ میں دیکھا کہ شدت تشنگی (یا گرمی) کیوجہ سے آپ کے سر پر پانی ڈالا جاتا تھا (ابوداؤد۔ مؤطا)

سوال روزہ دار کو سرمہ لگانا مکروہ ہے یا نہیں یا روزہ بالکل ہی جاتا رہتا ہے۔

جواب روزے کی حالت میں سرمہ لگانے سے روزہ میں کچھ بھی خلل نہیں آتا نہ روزہ جاتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے۔ اگر سرمہ لگانے کے بعد سو جائے یا سرمہ کی سیاہی کا اثر تھوکنے میں حلق میں سے ظاہر ہو تب بھی کچھ کراہت وغیرہ نہیں ہے۔

حدیث اول عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں سرمہ لگایا ہے (ابن ماجہ)

حدیث دوم ابو رافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزے میں اثمد کا سرمہ لگا لیتے تھے (طبرانی و بیہقی و ابوداؤد از انس)

حدیث سوم انس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ یا حضرت میری آنکھ میں تکلیف ہے کیا سرمہ لگا لوں حالانکہ روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا کہ ہاں لگا لو (ترمذی)

سوال اگر کسی روزہ دار شخص کو جنابت کی حالت میں (یعنی غسل کی ضرورت میں صبح صادق ہو جائے اور اُسکے بعد غسل کرے تو اُس دن کا روزہ صحیح ہوگا یا نہیں یا کسی قدر نقصان آجائیگا۔

جواب حالت جنابت میں صبح صادق ہو جانے سے روزہ میں کسی قسم کا خلل اور نقصان نہیں آتا خواہ احتلام کی وجہ سے غسل کی ضرورت ہو یا صحبت و جماع سے یہ مسئلہ قرآن مجید کے اشارہ سے بھی ثابت ہے اور حدیث شریف میں بھی اس کا صاف بیان ہے۔

حدیث اوّل عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے دروازہ پر کھڑے ہو کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھکو حالت جنابت میں صبح ہو جاتی ہے اور روزہ کا ارادہ ہوتا ہے (کیا روزہ صحیح ہو سکتا ہے یا نہیں) آپ نے فرمایا کہ مجھکو بھی حالت جنابت میں صبح ہو جاتی ہے اور روزہ کا ارادہ ہوتا ہے غسل کر لیتا ہوں اور روزہ بھی رکھ لیتا ہوں اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہمارے مثل نہیں ہیں خدا تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیے ہیں (یعنی آپ اگر ایسا کریں تو کیا مضائقہ ہے ہمارے لئے حکم فرمائیے) آپ خفا ہوئے اور فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ میں تم لوگوں سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا ہوں اور قابل اتباع امور کا زیادہ عالم ہوں (یعنی تم اسقدر ڈرنے والے اور عالم نہیں۔ پس میں کوئی ایسا امر نہیں کر سکتا جو عند اللہ ناپسندیدہ اور دوسروں کے لئے ناجائز ہو بلکہ سب کا یہی حکم ہے کہ روزہ میں کچھ نقصان نہیں آتا۔ (ابوداؤد)

حدیث دوم ام سلمہؓ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ) نے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل کی ضرورت میں (رمضان میں) صبح ہو جاتی تھی اور ضرورت بھی صحبت کی وجہ سے ہوتی تھی احتلام سے نہیں پھر آپ غسل فرماتے اور روزہ بھی رکھتے (بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی و ترمذی و ابن ماجہ)

سوال اگر روزے میں بھولکر کچھ کھالے یا پی لے تو روزہ رہتا ہے یا نہیں۔

جواب بھولکر کھانے پینے سے روزے میں کسی قسم کا خلل نہیں ہوتا البتہ یاد آنے کے ساتھ

فوراً ہی چھوڑ دے جو کچھ منھ میں ہو اُس کو بھی گرا دے اور روزہ تمام کر لے)

حدیث ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص روزہ دار ہو اور بھولکر کھالے یا پی لے وہ اپنے اسی روزے کو تمام کر لے (کیونکہ روزہ فاسد نہیں ہوا بلکہ) خدا تعالےٰ نے اُسکو کھلا پلا دیا (مسلم ابن ماجہ ترمذی ابوداؤد)

سوال اگر کسی نے پان وغیرہ یا کھانے کی تواضع کی یا دعوت کرنے لگا تو ایسے موقعہ میں اپنے روزہ کو ظاہر کر دینے سے ریا ہو گا یا نہیں اور ثواب کچھ کم تو نہ ہو گا۔

جواب اس قسم کی ضرورت میں اظہار سے ثواب کم نہیں ہوتا نہ یہ ریا میں داخل ہے اگر نفل روزہ ہو تو اُس کو دعوت و تواضع کے عذر سے افطار کر لینا بھی جائز ہے البتہ قضا اُس کی لازم ہو گی۔

حدیث اوّل ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے کھانے کی طرف بلایا جائے اور روزہ دار ہو تو کہدے کہ میں روزہ سے ہوں (مسلم ابوداؤد ترمذی)

حدیث ثانی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک روز میں اور حفصہ (عمرؓ کی صاحبزادی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ) روزے سے تھیں ہمارے لئے کھانا آیا (یعنے کسی نے بھیجدیا) جسکی ہمکو رغبت ہوئی ہمنے اُس میں سے کھا لیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حفصہؓ نے جو اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنے جیسے انکے باپ تیز اور جری تھے ایسی ہی یہ تھیں) مجھ سے آگے بڑھ کر (یعنے میرے بولنے سے پہلے ہی) عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم دونوں روزہ دار ہیں اور ہمکو ایک ایسا کھانا مل گیا جسکی ہمکو رغبت ہوئی (پس اب کیا کرنا چاہیئے) آپ نے فرمایا کہ اُس کے عوض میں ایک دن روزہ رکھ لینا (ترمذی)

حج بیت اللہ

سوال اگر چھوٹی عمر کے ناسمجھ بچے حج میں ساتھ جائیں تو ان کا حج بھی ادا ہو جاتا ہے یا نہیں اور بعض افعال حج جو اُن سے نہ ہو سکیں وہ کیسے ادا کئے جائیں۔

جواب بچوں کا بھی حج ادا ہو جاتا ہے اور ماں باپ کو بھی اجر ملتا ہے جو افعال وہ خود

نہ کر سکیں اِن کے ماں باپ کر دیں مثلاً لبیک اِن کی طرف سے پکار دیں جس جگہ پتھر مارے جاتے ہیں وہاں انکی طرف سے پتھر پھینک دیں انکو گود میں لے کر طواف وغیرہ کرا دیں احرام باندھ دیں (اگر بہت چھوٹا بچہ ہو تو اُسکو بالکل برہنہ کر دینا بھی کافی ہے۔

حدیث اوّل ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ روحا[1] میں سواروں کی ایک جماعت سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی اُن میں سے ایک عورت نے ایک بچہ کو اُٹھا کر کہا کہ یا حضرت اس کا بھی حج ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں ہو سکتا ہے اور تجھکو اجر ملے گا (مسلم ابوداؤد و نسائی و ترمذی)

حدیث دوم حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا اور عورتیں اور بچے بھی ہمارے ساتھ تھے تو ہم نے بچوں کی طرف سے تلبیہ (لبیک) بھی پڑھ دیا اور رمی بھی کر دی (ابن ماجہ ترمذی)

حدیث سوم سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ میرے والد رضی اللہ عنہ نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجھکو بھی حج کرایا جبکہ میری عمر سات سال کی تھی۔ (بخاری شریف ترمذی شریف)

سوال ایک شخص کے ذمّے پر حج بھی فرض ہو چکا ہے اور بالفعل قرض بھی ذمّے پر ہے روپیہ اس قدر ہے کہ صرف ایک کام ہو سکتا ہے قرض ہی ادا کر دے یا حج ہی شرعاً کس کو مقدم کرنا چاہیے۔

جواب اوّل قرض ادا کرنا چاہیے اور پھر جب مقدور ہو جائے تو حج بھی ضرور ادا کرلے۔

حدیث ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر حج بھی فرض ہے اور میرے ذمّے پر قرض بھی ہے (اور مال اتنا نہیں کہ دونوں ادا ہو جائیں اب فرمائیے کسکو پہلے ادا کروں) آپ نے ارشاد فرمایا کہ قرض ادا کرو (رزین)

---

[1] آخر عمر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہزارہا مسلمانوں کو ہمراہ لے کر حج ادا فرمایا بہت سے لوگ خبر سنکر مدینہ میں آکر آپ کے ہمراہ روانہ ہوئے اور بعض لوگ وطن سے چلکر مکہ کے راستہ میں آپ کے ساتھ ہوتے جاتے تھے چنانچہ یہ لوگ روحاء میں آپ سے ملے ہیں جو مدینہ سے ۳۶ کوس ہے ۱۲

سوال ایک شخص اپنے ماں باپ کی زندگی میں اُن کی نافرمانی کرکے ان کو ایذا دیتا رہا اب مرگئے تو پشیمان ہوتا ہے۔ کیا کوئی ایسی تدبیر ہے کہ اب وہ اس سے راضی ہوجائیں اور یہ نافرمان شمار نہ ہو۔

جواب اس کی تدبیر یہ ہے کہ اُن کی طرف سے صدقہ اور خیرات کرکے ثواب پھونچائے اور اُن کی مغفرت کی دعا کرے اور اگر قرض چھوڑ گئے ہوں تو اُس کو ادا کرے اور سب سے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ اُن کی طرف سے حج ادا کرے جب ان باتوں کی بشارت اور نفع اُن کو اُس عالم میں پھونچے گا تو وہ خود ہی اس سے خوش ہوجائیں گے اور خدا تعالیٰ کے دفتر میں فرمانبردار بیٹوں میں لکھا جائے گا۔

حدیث زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے ماں باپ میں سے کیسی طرف سے حج کرے تو اس کی طرف سے کافی ہوجائیگا (اور اُس بیٹے کو بھی ثواب ملے گا) اور جس کی طرف سے حج کیا ہے اُس کی روح کو آسمان پر بشارت دیجائیگی اور عند اللہ فرمانبردار بیٹوں میں لکھا جائیگا اگرچہ پہلے نافرمان تھا (رزین)

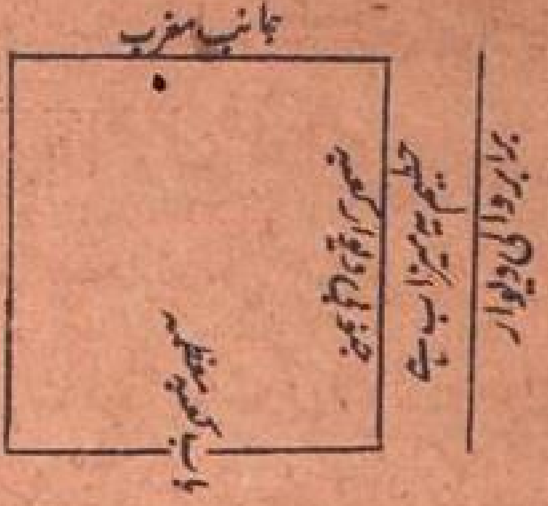
سوال خانۂ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے کسی خاص وظیفہ اور دعا کا پڑھنا ضروری ہے یا نہیں

جواب کوئی ذکر اور دعا ضروری نہیں اگر بالکل خاموش بھی طواف کرتا رہے تو ادا ہوجائیگا اور نہ کوئی خاص دعا لازم وضروری ہے البتہ مستحب ومسنون یہ ہے کہ اس متبرک حالت میں کچھ نہ کچھ ذکر خداوندی اور دعا وغیرہ زبان پر جاری رکھے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کا پڑھنا طواف میں مسنون ہے۔

حدیث عبد اللہ بن سائبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ وسلم کو مینے طواف کی حالت دو رکنوں کے درمیان میں رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھتے ہوئے سُنا ہے (ابوداؤد)

سوال ایک شخص کا دل خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونے اور نماز پڑھنے کو چاہتا ہے مگر

لوگ داخل نہیں ہونے دیتے یا موقع نہیں ملتا تو کیا کرے۔



جواب خانۂ کعبہ کی شمال کی دیوار کے برابر ایک دوسری دیوار ہے۔ ان ہر دو دیواروں کے درمیان میں خانہ کعبہ کا پرنالہ گرتا ہے جسکو میزاب رحمت کہتے ہیں ان دو دیواروں کے درمیان میں داخل ہونے اور نماز پڑھنے کا بالکل وہی ثواب ہے جو خانۂ کعبہ کے اندر عبادت کرنے اور داخل ہونیکا ہے اسی کو حطیم اور حجر بھی کہتے ہیں

حدیث اوّل عائشہؓ فرماتی تھیں کہ میرا دل خانہ کعبہ میں داخل ہونے اور اسی میں نماز پڑھنے کو چاہتا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھکو حجر میں (یعنے حطیم میں جس جگہ دو دیواروں کے درمیان کعبہ شریف کا پرنالہ گرتا ہے) داخل کردیا اور فرمایا کہ اگر خانہ کعبہ میں داخل ہونیکی آرزو ہو تو اسی جگہ نماز پڑھ لو کیونکہ یہ بھی کعبہ ہی کا ایک ٹکڑا ہے اور تمھاری قوم (یعنے قریش) کو جب کعبہ بناتے ہوئے خرچ کی کمی ہوگئی تو اسکو بیت اللہ سے علیحدہ کردیا[لے] (بخاری مسلم ترمذی ابوداؤد)

[لے] خانہ کعبہ حضرت آدم سے پہلے فرشتوں نے بنایا پھر اُس کا نشان مٹ گیا تو خداوند تعالیٰ کے بتلانے سے آدم علیہ السلام نے بنایا پھر اُن کی اولاد مرمت کرتی رہی نوح کے طوفان میں غرق ہوگیا اور نشان نہ رہا۔ ابراہیم کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اُنکو حکم دیا اُنھوں نے اپنے بیٹے اسمٰعیل کو ساتھ لیکر بنایا۔ پھر ہمیشہ لوگ مرمت کرتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے پہلے جب آپکی عمر ۳۵ سال کی تھی لوگ خوشبو جلا رہے تھے پردوں میں آگ لگ کعبہ جلکر اسقدر بودا ہوگیا کہ کبوتر بھی بیٹھتا تو پتھر گرنے لگتے تھے جناب رسول اللہ کی قوم یعنے قریش نے حلال مال کا چندہ جمع کیا اور کعبہ کو بنانا شروع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس تعمیر میں شریک تھے چنانچہ یہ مشہور اور صحیح روایت ہے کہ دوش مبارک پر پتھر اٹھانے سے آپ کے نرم اور نازک کاندھے کو تکلیف ہوتے ہوئے دیکھکر آپکے چچا عباسؓ نے فرمایا کہ اپنا تہمت نکالکر کاندھے پر رکھ لیجئے (اسلام سے پہلے برہنہ ہوجانیکو اہل عرب کچھ برا نہیں سمجھتے تھے) آپ نے ایسا ہی کیا تو فوراً بیہوش ہوکر گر پڑے اور آنکھیں آسمان کیطرف کھلی رہ گئیں ہوش آیا تو فرماتے تھے کہ میرا تہمت لاؤ تہمت لاؤ۔ اس واقعہ کے بعد آپنے کبھی تہمت کو علیحدہ نہیں کیا۔ اسی واقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذہانت خداداد کا یہ بھی واقعہ مشہور ہے کہ حجر اسود کو اپنے موقع پر اٹھا کر رکھنے کیلئے جب رؤسا قریش میں جھگڑا ہوا اور اس متبرک خدمت کی فضیلت کا ہر ایک خواہاں ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف رجوع کیا جو قبل النبوت بھی صادق اور امین و ذہین مشہور تھے۔ آپنے فرمایا کہ ایک کمبل میں رکھکر سب لوگ اٹھا کر لے چلیں جب دیوار کعبہ کے پاس پہونچے تو فرمایا کہ سب لوگ مجھکو اپنا نائب اور وکیل بناویں میرا رکھنا سب کا رکھنا سمجھا جائیگا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور خدا تعالیٰ نے حجر اسود کو اپنے موقع پر اپنے حبیب کے ہاتھ سے رکھوا دیا تعمیر کرتے کرتے مال حلال کا چندہ ختم ہوگیا تعمیر کا سب سامان تو موجود تھا مگر چھت پاٹنے کے شہتیر وغیرہ کم رہ گئے تو قریش نے مشورہ کرکے کسیقدر جگہ کعبہ کی چھوڑ کر کعبہ کو چھوٹا کردیا اور ایک دوسری دیوار بنا کر وہاں تک پاٹ کر پورا کردیا خانہ کعبہ کی چھوٹی ہوئی اصل دیوار اور کعبہ میں جو فاصلہ ہے جس جگہ کعبہ معظمہ کا پرنالہ گرتا ہے اسی کو حطیم و حجر کہتے ہیں اور بعض احکام میں یہ بھی کعبہ سمجھا جاتا ہے چنانچہ طواف کرنیکے وقت اُس سے باہر کو طواف کرتے ہیں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عائشہؓ کے بھانجے عبداللہ بن زبیرؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں کعبہ کو درست کرکے پورا بنا دیا تھا اور اس باقیماندہ جگہ کو بھی اندر لے لیا تھا اور بالکل ایسا ہی بنا دیا تھا جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے وقت میں تھا حجاج بن یوسف ظالم نے انکو ۷۳ھ میں شہید کردیا تو اُن کی مخالفت اور ضد کیوجہ سے خانہ کعبہ کو بھی از سرنو پہلے طریق پر بنایا اور جتنی جگہ پہلے چھوٹی ہوئی تھی سبکو چھوڑ دیا اس کے بعد زمانہ ہارون رشید میں یہ مسئلہ پیش ہوا اور امام مالکؒ سے دریافت کیا گیا کہ آیا خانہ کعبہ اسی حالت پر ہے یا بنا، خلیل کے موافق کردیا جائے تو امام مالک رحؒ نے فرمایا کہ اگر ایسا کیا گیا تو ہر بادشاہ اپنے طرز پر بنواتا رہیگا۔

نکاح شادی اور اُسکے متعلقات

سوال کیا نکاح کرنے میں بھی کچھ ثواب ہے یا یہ دنیا کے اُن کاموں میں داخل ہے جن میں نہ ثواب ہے نہ عذاب

جواب نکاح نہایت محبوب و مسنون ہے اور باعث ثواب ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے آپ نے اس کی ترغیب دی ہے اس سے بہت سے معاصی کا اندیشہ رفع ہو جاتا ہے البتہ نکاح صرف حظ نفس کے خیال سے نہ ہو بلکہ ادا سنت اور عفت و پرہیز گاری کا خیال ہونا چاہیئے نکاح تو ایک مرغوب و مسنون امر ہے جو امور دنیاوی محض مباح ہیں انکو بھی اگر نیک نیتی اور ثواب کے خیال سے کرے گا تو باعث اجر ہو گا (تفصیل کے لئے چہل حدیث صفحہ دہم ملاحظہ ہو)

حدیث اول عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جوان لوگو جو شخص تم میں سے نکاح کا مقدور رکھتا ہو اس کو چاہیئے کہ نکاح کرے اس لئے کہ وہ نظر کو نیچی کرانے والا اور شرمگاہ کو (گناہ و حرام سے) بچانیوالا[1] ہے اور جس شخص کو مقدور نہ ہو (یعنے مہر وغیرہ کی طاقت نہ ہو) اس کو لازم ہے کہ روزے رکھے کیونکہ روزہ اُسکے لئے خصی ہونا ہے (بخاری و مسلم ترمذی ابوداؤد)

حدیث دوم ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ تین شخص ایسے ہیں کہ اُنکی مدد کرنا خدا تعالیٰ نے اپنے ذمہ پر لے لیا ہے (اول) خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا (دوم) وہ مکاتب[2] جو ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو (سوم) وہ نکاح کرنے والا جو پرہیز گاری (اور گناہ سے بچنے) کی نیت رکھتا ہو (بخاری و مسلم و ابن ماجہ)

---

[1] یعنی نامحرموں پر بُری نظر نہیں پڑتی اور زنا سے بچتا رہتا ہے ۱۲ [2] مکاتب وہ غلام ہے جس سے مالک نے معاہدہ کر لیا ہو کہ اسقدر مال دیدو تو تم آزاد ہو ۱۲

حدیث سوم ابو ایوبؓ فرماتے ہیں کہ چار باتیں انبیا کی سنت ہیں حیا کرنا عطر لگانا مسواک کرنا نکاح کرنا (ترمذی)

سوال عقد نکاح کے وقت اکثر جگہ کسی قدر خرما لٹا دینے کا دستور ہے یہ لٹانا اور ایسے خرما کا لینا درست ہے یا نہیں۔

جواب یہ فعل جائز و مسنون ہے اور ایسے خرما کو لوٹ لینے میں کچھ حرج اور برائی نہیں البتہ اگر آدمیوں کی تکلیف اور گرنے پڑنے کا اندیشہ ہو تو نکرنا چاہیے۔

حدیث عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی کا نکاح کرتے یا خود اپنا نکاح کرتے تو خرما بکھیر دیتے تھے (یعنی پھینک کر لٹا دیتے تھے) (بیہقی)

سوال نکاح اور دوسری خوشی یا عید وغیرہ میں مبارکباد دینا جائز ہے یا نہیں۔

جواب اس قسم کے مواقع اور خوشی میں مبارکباد دینا مستحب و مسنون ہے

سوال خوشی کی خبر لانے والے کو کچھ انعام دینا جائز ہے یا ممنوع

جواب جائز ہے بلکہ مسنون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادہ ابراہیم کے تولد کی خوشخبری سنانے کے صلہ میں ابو رافع کو ایک غلام اور کچھ کپڑا انعام دیا تھا۔

حدیث اول عقیل بن ابی طالب (علیؓ کے بھائی) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نکاح کرے تو اُسکو یہ دعا دیا کرو بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ (یعنی خدا تعالی تمہارے واسطے برکت کرے اور دونوں میں بہبودی اور اتفاق رکھے (ترمذی و ابوداؤد و طبرانی)

حدیث دوم۔ کعب بن مالکؓ (اپنی توبہ قبول[1] ہونے کے طویل قصہ میں)

---

[1] غزوہ تبوک میں شریک ہونے سے کعب بن مالکؓ اتفاقیہ رہ گئے خدا تعالی کو ناپسند ہوا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں واپس آئے تو بحکم خداوندی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اُنسے بولنے کی قطعاً ممانعت کردی پچاس روز کے بعد قرآن شریف میں انکی صفائی نازل ہوئی جسکی خوشخبری میں انھوں نے کپڑے دیدئے ۱۲ سید اصغر حسین عفی عنہ

فرماتے ہیں کہ مینے ایک چلانے والے کی آواز سُنی کہ اے کعبؓ تم کو بشارت ہو جسکی میں نے آواز سُنی تھی جب وہ میرے پاس آیا تو مینے اپنے کپڑے اُتار کر اس کو (بطور انعام) دیدیئے اور قسم خدا کی اس روز میرے پاس اُنکے سوا کپڑے نہیں تھے پس مینے کپڑے مستعار (مانگے ہوئے) لیکر پہنے اور جا کر مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ وسلم (اور بہت سے صحابہ) بیٹھے ہوئے تھے (مجھ کو دیکھ کر) طلحہ بن عبد اللہ دوڑ کر اُٹھے اور مصافحہ کیا اور مبارکباد دی (بخاری و مسلم و ابو داؤد)

سوال شادی اور نکاح وغیرہ کی تقریب پر مکان اور کپڑے وغیرہ درست کرنا اور کچھ جہیز بیٹی کو دینا جائز ہے یا نہیں۔

جواب یہ امور مسنون ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی زینب کو ایک کنٹھا (ہار) اور فاطمہؓ کو چادر تکیہ مشکیزہ اور چکی وغیرہ جہیز میں دی تھی البتہ واہیات رسوم کی پابندی یا فضول خرچی کرنا اور فخر و ناموری کیلئے ایسے امور کرنا ممنوع و معیوب ہیں۔

حدیث ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہؓ کو علیؓ کے پاس رخصت کرنے کے لئے جہیز (سامان) کر دو پس ہمنے مکان کو اطراف بطحا[۱] کی نرم مٹی سے لیپ دیا پھر دو تکیوں میں اپنے ہاتھ سے دُھن کر چھال بھر دی پھر خرما اور کشمش کھائے اور میٹھا پانی پیا۔ اور ایک لکڑی گھر کے کونے میں لگا دی جس پر کپڑے ڈالے جائیں اور مشکیزہ لٹکایا جائے (ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ) اس سے اچھی شادی ہم نے کوئی دیکھی ہی نہیں (یعنی بابرکت اور بے تکلف سادہ (ابن ماجہ)

سوال اگر کسی شخص کے دو تین زوجہ ہوں اور اُنمیں سے کوئی اپنی نوبت (یعنے رات کو رہنے کی باری) دوسری زوجہ کو دیدے تو یہ دینا جائز ہے یا نہیں۔

جواب اگر بلا جبر و اکراہ برضا و رغبت اپنی باری دوسری کو بخشدے تو صحیح و درست ہے

---

[۱] بطحا ایک بڑے نالہ کا نام ہے اُس کے کناروں پر سے مٹی نکالکر گھروں کو لیپ لیتے تھے ۱۲

اور ایسی حالت میں مرد اگر اسکی نوبت میں بھی دوسری بی بی کے پاس رہیگا تو اُس کو کچھ گناہ نہ ہوگا کیونکہ جس کا حق تھا اُسی نے دوسرے کو دے ڈالا۔ مگر ہاں عورت کو یہ حق حاصل ہے کہ جب چاہے اپنی دی ہوئی اجازت واپس لے لے یعنی اب آئندہ سے اپنی باری اُس کو نہیں دیتی میرے نمبر میں میرے پاس رہا کرو۔

حدیث عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سودہؓ جب بوڑھی ہوگئیں تو عرض کیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مینے اپنی باری عائشہؓ کو بخشدی (اسکے بعد) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عائشہؓ کے حصے میں دو روز لگاتے تھے ایک خود عائشہؓ کا دن اور ایک سودہؓ کی باری کا دن (بخاری مسلم ابن ماجہ۔ ابوداؤد ترمذی بہ تغیر)

سوال حالت حیض میں خاوند کو عورت کے پاس لیٹنا اور اُس کے بدن کو ہاتھ لگانا جائز ہے یا نہیں۔

جواب ایام حیض میں صرف صحبت حرام ہے۔ ناف سے زانو تک بدن چھوڑ کر باقی کو چھونا اور مس کرنا نیز اُس کے ساتھ لیٹنا بدن ملانا سب امور جائز ہیں۔

حدیث اول زید بن اسلم کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حالت حیض میں مجکو میری زوجہ سے کونسی باتیں حلال ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ اُس کے تہمت (پائجامہ) کو باندھ کر اوپر کے بدن سے تم کو اختیار ہے (موطا)

حدیث دوم انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے آپ سے دریافت کیا (کہ حالت حیض میں عورتوں سے کیا معاملہ چاہیے آپ نے فرمایا کہ جماع کے سوا سب کچھ کرو (یعنی لیٹنا بیٹھنا بوسہ وغیرہ۔ کھانا پینا سب امور جائز ہیں یہ ایک طویل حدیث کا ٹکڑا ہے (مسلم ابوداؤد ابن ماجہ)

لہ اس مضمون کی روایات کتب حدیث خصوصاً صحاح ستہ میں بکثرت موجود ہیں لیکن اس مصلحت سے صرف ان ہی دو کو منتخب کرکے اکتفا کیا ۱۲

سوال بچہ پیدا ہونے کے بعد اُس کے کان میں اذان کہنے کا دستور ہے اِس میں کچھ ثواب ہے یا نہیں۔

جواب بلاشبہ دائیں کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہنا باعث ثواب اور مسنون و مستحب ہے۔

حدیث ابو رافع کہتے ہیں کہ جب فاطمہؓ کے بطن سے حسن بن علی تولد ہوئے تو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اُن کے کان میں نماز کی آذان پڑھی یعنی وہی معمولی اذان جو نماز کے لئے پکاری جاتی ہے۔ (ترمذی و ابوداؤد)

سوال لڑکے کے عقیقہ میں صرف ایک بکری بھی کافی ہوسکتی ہے یا دو جانور ہونا اور نر ہونا بھی ضروری ہے۔

جواب لڑکے کے لئے کچھ نر کی ضرورت اور تخصیص نہیں بلکہ نر و مادہ برابر ہیں البتہ لڑکوں کے عقیقہ میں بہتر یہ ہے کہ دو جانور ہوں اگر ایک بھی ذبح کردیا جائے تو کافی ہے اور عقیقہ کی سُنّت اُس سے بھی ادا ہو جائے گی۔

حدیث علیؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حسنؓ کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح فرمائی اور فرمایا کہ اے فاطمہؓ بچہ کا سر مونڈو اور اُس کے بالوں کے ہم وزن چاندی خیرات کرو (علیؓ فرماتے ہیں کہ) ہم نے حسن کے بالوں کو وزن کیا تو اُن کا وزن ایک درہم تھا یا کسی قدر کم (ترمذی)

سوال بچہ پیدا ہونے کے کتنے روز بعد عقیقہ ہونا چاہیے جوانی میں بھی عقیقہ ہوسکتا ہے یا نہیں سُنا ہے کہ جناب رسالتماب نے اپنا عقیقہ خود کیا تھا۔

جواب سب سے بہتر ساتواں روز ہے اگر نہ ہو سکے تو چودھویں اور اکیسویں روز کیا جائے اُس کے بعد سات ہفتے یا سات ماہ یا سات سال پر کرنے سے عقیقہ کی فضیلت و سُنّت ادا نہیں ہوتی اگرچہ مسلمانوں کو کھانا کھلانے کا ثواب اُسوقت بھی ہو جائیگا حضرت خاتم النبوت کے

خود اپنا عقیقہ کرنے کی روایت صحیح و معتبر نہیں۔

حدیث بریدہ رضی فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عقیقہ کا جانور ساتویں روز ذبح کیا جائے یا چودھویں یا اکیسویں (طبرانی فی الاوسط)

سوال ولد الزنا پر ماں باپ کے فعل کا کچھ اثر اور گناہ رہتا ہے یا نہیں۔ سُنتے ہیں ولد الزنا والدین کے ساتھ دوزخ میں جائے گا۔

جواب اُس غریب بے قصور پر کچھ گناہ نہیں۔ البتہ ماں باپ کے ہمراہ دوزخ میں جب جائے گا کہ اُن کی طرح بُرے عمل کرتا رہے اور توبہ نہ کرے۔ اُس کے پیچھے نماز مکروہ ہونے کی یہ وجہ ہے کہ اکثر ایسے لڑکوں کا کوئی خبر گیراں اور سرپرست نہیں ہوتا وہ بالکل جاہل ناواقف رہتے ہیں اس کے علاوہ عام طبیعتوں میں اُسکی طرف سے کچھ ایسی ذلت اور حقارت ونفرت ہوتی ہے کہ اسکی امامت سب کو ناگوار گذرتی ہے شریعت میں ان وجوہ سے اس کی امامت کو مکروہ کیا گیا ہے کسی اُسکے قصور کی وجہ سے نہیں۔

حدیث۔ عائشہ رضی کہتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولد الزنا پر اُس کے والدین کے گناہ کا بالکل بار نہیں رہتا (یعنے اُن کے گناہ کا بوجھ اُس کے ذمہ پر کچھ بھی نہیں ہوتا (حاکم)

سوال۔ ہم نے وعظ میں سُنا ہے کہ ستاری اور پردہ پوشی کے خیال سے قیامت کے روز خدا تعالیٰ لوگوں کو اُن کے باپ کے نام سے نہ پکاریگا بلکہ ماں کے نام سے (مثلاً حامد پسر زینب

جواب یہ بات صحیح نہیں بلکہ ہر شخص کے نام کے ساتھ باپ کا نام لے کر پکاریں گے (مثلاً حامد ولد سعید) ہاں پردہ پوشی اور ستاری اس طرح ہوگی کہ بعض گناہگاروں کو جوار رحمت میں لیکر صرف اُن کے گناہ کا اقرار کرا کر معاف کر دیا جائیگا اہل محشر کو خبر بھی نہ ہوگی کہ کیا گناہ کیا تھا اور کس طرح نجات ہوئی۔

حدیث ابو درداؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قیامت کے دن اپنے اور اپنے باپ کے نام سے پکارے جاؤ گے لہذا اپنے (عزیزوں کے) اچھے رکھا کرو۔ ابوداؤد واحمد)

سوال اگر کسی کا نام ناپسندیدہ اور نامناسب ہو تو اس کو بدل ڈالنا جائز ہے یا نہیں

جواب جائز ہے بلکہ مسنون و مستحب یہی ہے کہ اُس کو بدل ڈالے۔

حدیث اوّل عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بُرے نام کو بدل دیا کرتے تھے (ترمذی)

حدیث دوم ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (میری بہن) عاصیہ کا نام بدل دیا اور فرمایا کہ تیرا نام جمیلہ ہے۔ (ابوداؤد)

سوال کسی گھوڑے بیل گائے وغیرہ کا کوئی نام رکھدینا جائز ہے یا نہیں۔

جواب جائز و درست ہے۔

حدیث اول سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا ہمارے باغ میں رہتا تھا جسکو لحیف کہتے تھے (بخاری)

حدیث دوم جعفر بن محمدؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام عضباء تھا (قصوا بھی اسی کو کہتے تھے) اور آپ کے خچر کا نام شہباء اور گدھے کا یعفور اور آپکی باندی کا نام خضراء (بیہقی)

طعام اور اُس کے متعلقات حلال و حرام وغیرہ

سوال جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنے دست مبارک سے بھی کوئی جانور ذبح فرمایا ہے۔ آپ چونکہ سراسر رحمت تھے غالباً آپ نے اپنے ہاتھ سے کبھی ذبح نہ کیا ہوگا اور آپ نے کبھی اونٹ کا گوشت بھی کھایا ہے یا نہیں۔

جواب نہایت معتبر اور صحیح حدیثوں سے آپ کا اونٹ اور بکری ذبح کرنا ثابت ہے خدا تعالیٰ کے نام سے ذبح ہو جانا اور خصوصاً آپ کے دست مبارک سے ذبح ہونا بھی تو سراسر رحمت ہے ۵

جاں بجاں دہ وگرنہ از تو بستاند اجل	خود تو منصف باش اے دل ایں نکو یا آں نکو

یہی وجہ ہے کہ ذبح کے موقعہ پر جب آپ اونٹوں کو ذبح فرمانے لگے تو ہر ایک اونٹ آگے بڑھ کر یہ چاہتا تھا کہ آپ پہلے مجھے ذبح فرماویں اونٹ کا گوشت آپ نے کھایا ہے اور ایک مرتبہ گائے کا گوشت بھی اپنی لونڈی بریرہؓ کے گھر میں تناول فرمایا ہے۔

حدیث اول انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (حج کے موقعہ پر) ساٹھ اونٹ کھڑے ہوئے اپنے ہاتھ سے ذبح فرمائے اور مدینہ میں دو بکرے بڑے سینگ والے ابلق رنگ کے (یعنی سپید و سیاہ) قربانی فرماکے آپ ذبح کرتے جاتے تھے اور تکبیر اور بسم اللہ پڑھتے جاتے تھے اور اُن کے پہلو پر اپنا قدم مبارک رکھے ہوئے تھے (بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابوداؤد و مؤطا)

حدیث دوم حضرت انس فرماتے ہیں کہ بیشک مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ اپنی قربانی (دُنبہ) کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے تھے اور اپنا قدم مبارک اُسکے پہلو پر رکھے ہوئے تھے (بخاری مسلم ابن ماجہ و مسند احمد)

حدیث سوم جابرؓ (حج کے مفصل قصہ کی بڑی طویل حدیث میں یہ بھی) فرماتے ہیں کہ آپ ذبح کرنے کی جگہ تشریف لائے اور (منجملہ سَو کے) ترسٹھ اونٹ دست مبارک سے ذبح فرمائے پھر حضرت علیؓ کو اونٹ دیدیے اُنھوں نے باقی کو ذبح فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو اپنی قربانی میں شریک فرمالیا پھر آپ نے حکم فرمایا تو ہر ایک اونٹ میں سے گوشت کا ٹکڑا ٹکڑا ایک ہانڈی میں رکھ کر پکایا گیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور علیؓ نے اُس میں سے گوشت کھایا اور شوربا نوش فرمایا (مسلم)

سوال - بعض لوگ شکاری کُتّے کو چھوڑ کر شکار کراتے ہیں اُس کا شکار کیا ہوا جائز ہے یا نہیں۔

جواب جو کُتا تعلیم کر کے اور سدھا کر ایسا کر لیا گیا ہو کہ شکار کو مار کر لے آوے یا ڈالدے اس میں سے خود کچھ نہ کھائے (تین مرتبہ کے امتحان میں اگر اُسنے ایسا ہی کیا تو وہ شرعاً تعلیم یافتہ سمجھا جائیگا) ایسے کُتے کو اگر بسم اللہ کہہ کر شکار پر چھوڑ دیں تو جس جانور کو وہ پکڑ کر مار ڈالے اُسکا کھانا حلال ہو گا اگرچہ ذبح کرنے کی نوبت نہیں آئی اور زندہ نہیں ملا۔ لیکن جس شکار میں سے کُتے نے خود کھالیا اُسکو کھانا حلال نہیں اور آئندہ کے لئے یہ کُتا تعلیم یافتہ شمار نہ ہو گا اور اس کا مار ڈالا ہوا جانور حلال نہ ہو گا تا وقتیکہ تین مرتبہ پھر امتحان نہ ہو جائے۔ اور اگر اسکے ہمراہ کوئی دوسرا کتا بھی لگ گیا جو تعلیم یافتہ نہیں یا بسم اللہ کہہ کر نہیں چھوڑا گیا تب بھی اس کا مارا ہوا حلال نہ ہو گا۔

حدیث عدی بن حاتمؓ فرماتے ہیں کہ مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم ایسے لوگ ہیں کہ اِن کُتّوں کے ذریعہ سے شکار کرتے ہیں پس (آپ فرما دیجئے کہ) ہمکو اس میں سے کون چیز حلال ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اپنا تعلیم یافتہ کُتا چھوڑو اور (چھوڑتے ہوئے) خدا کا نام لے لو تو جو کچھ وہ کُتا تمھارے لئے روک رکھے وہ کھالو (یعنے خود اس میں سے نہ کھاوے) لیکن اگر کتا خود کھالے تو نہ کھانا کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ یہ اُس نے اپنے لئے روکا ہو۔ اور اگر اُس کے ساتھ کوئی دوسرا کُتا ملجائے (جو تعلیم کردہ نہ ہو یا بلا ذکر اللہ چھوڑ دیا گیا ہو) تو بھی نہ کھانا (بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی)

سوال اگر کسی جانور کی دُم یا چکتی (دُنبہ کی پیچھے لگی رہتی ہے) یا کان کا ٹکڑ کھالیا جائے تو جائز ہے یا ناجائز۔

جواب بالکل حرام اور ناپاک ہے ہرگز کھانا درست نہیں۔

حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

فرماتے تھے کہ زندہ جانور میں سے جو کچھ عضو کاٹ دیا جائے وہ بالکل مُردار ہے
(ابن ماجہ ابوداؤد ترمذی)

سوال خرگوش حلال ہے یا نہیں سُنا ہے کہ اس کو عورتوں کی طرح حیض آتا ہے اس لئے حرام ہے۔

جواب بیشک بعض علماء کا قول حرام ہونے کا بھی ہے لیکن قول صحیح اور فتویٰ اس پر ہے کہ حلال ہے اگرچہ حیض آتا ہے۔

حدیث اوّل انسؓ فرماتے ہیں کہ ہمنے مرالظہران[1] میں ایک خرگوش کو بھڑکایا (یعنے شکار کرنے کے لئے اُسکو گھبرا کر اُٹھایا) اور لوگ اُسپر دوڑے لیکن سب مغلوب ہو گئے (یعنے کوئی نہ پکڑ سکا) اور مینے اُسکو پاکر پکڑ لیا اور ابو طلحہ رضؓ کے پاس لایا تو انھوں نے اُسکو ذبح کیا اور (پکانے کے بعد) اُس کی ران (یعنے چوتڑ اور پچھلا پاؤں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجی آپ نے اُس کو قبول فرمایا (اور اس میں سے تناول فرمایا (بخاری کتاب الھبہ۔ ابن ماجہ ابو داؤد مختصراً)

حدیث دوم محمد بن صفوان کہتے ہیں کہ مینے دو خرگوش شکار کرکے پتھر سے ذبح کر لئے اور بر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے مجکو اُن کے کھانیکا حکم دیا (ابوداؤد)

سوال کسی جانور گائے بکری وغیرہ کو ذبح کرنیکے بعد اُس کے پیٹ میں سے اگر بچہ نکلے تو اُسکو کیا کرنا چاہیے۔

جواب اگر زندہ نکلا ہے تو اسکو بھی ذبح کرکے کھا لینا جائز و حلال ہے اور اگر مُردہ نکلا ہے تو حرام ہے پھینک دینا چاہیے۔

حدیث۔ ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت

---

[1] مکہ کے قریب ایک مقام کا نام ہے ۱۲

کیا کہ ہم لوگ اونٹ اور گائے اور بکری کو ذبح کرتے ہیں تو (بعض دفعہ) اُسکے پیٹ میں بچہ پاتے ہیں اُس بچہ کو ڈالدیں یا کھالیں آپ نے فرمایا کہ اگر دل چاہے تو کھالو اس لئے کہ اُس کے ذبح کرنے کا بھی وہی طریقہ ہے جو اُس کی ماں کو ذبح کرنے کا ہے۔ (ابوداؤد ترمذی)

سوال کُتا پالنے کا گناہ شکاری کُتا رکھنے سے بھی ہوتا ہے یا نہیں اور اگر مکان وغیرہ کی حفاظت کے لئے کُتا پالا جائے تو جائز ہے یا نہیں۔

جواب شکار کے لئے اور مکان باغ کھیتی مویشی کی حفاظت کے لئے کتا رکھنے کی اجازت ہے اِس میں کچھ گناہ اور معصیت نہیں۔

حدیث ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کُتا پالتا ہے اس کے اعمال سے ثواب میں سے ایک قیراط[1] ہر روز کم ہو جاتا ہے لیکن مویشی یا زراعت کی حفاظت اور شکار کے لئے جو کتا رکھا جائے اُس میں یہ گناہ اور خرابی نہیں وہ جائز ہے (بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی)

سوال عورت کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا گوشت حلال ہے یا نہیں۔

جواب بلا شبہ حلال ہے ذبح کرنے میں مرد و عورت میں کچھ فرق نہیں (اگرچہ حائضہ عورت ذبح کرے۔

حدیث حضرت کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے پتھر[2] سے بکری ذبح کی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا (کہ حلال رہی یا حرام) آپ نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا (بخاری شریف ابن ماجہ)

سوال۔ مرغ کا گوشت کھانا کبھی حضرت رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی ثابت ہے یا نہیں۔

---

[1] قیراط سے یہاں ایک بہت بڑا وزن مراد ہے جس کی تعداد خدا ہی کو معلوم ہے ۱۲ [2] یہ عورت جنگل میں کعبؓ کی بکریاں چرا رہی تھی اتفاق سے ایک بکری مرنے لگی تو ایک پتھر کو توڑ کر اُس کی تیز دھار سے عورت نے ذبح کر دیا کیونکہ چاقو وغیرہ وہاں موجود نہ تھا (بخاری) ۱۲ منہ

جواب بیشک ثابت ہے۔

حدیث ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ (بخاری شریف و مسلم شریف)

سوال اگر گھی یا تیل میں چوہا گر کر مرجائے تو ناپاک ہوجاتا ہے یا نہیں اور اُس کو کیا کرنا چاہیئے۔

جواب گھی اگر جما ہوا ہے تو جسجگہ چوہا گرا ہے وہاں سے اور کسی قدر اس کے گرد چارطرف سے نکال کر گرا دینا چاہیے۔ باقی گھی پاک اور اُس کا استعمال جائز ہے تیل اور بہتا ہوا گھی چوہا گرنے سے بالکل ناپاک ہوجاوے گا اُسکو کھانا جائز نہیں البتہ اگر اُسکو مکانات وغیرہ مین چراغ جلانے کے کام میں لایا جائے تو جائز ہے۔ مسجد میں اُس کا جلانا جائز نہیں۔

حدیث میمونہؓ فرماتی ہیں کہ چوہا جو گھی میں گرجائے اُسکی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا کہ (اگر جما ہوا ہے تو) اُس چوہے کو اور اُس کے گرد سے گھی کو گرادو اور باقی اپنے گھی کو کھالو اور اگر بہتا ہوا ہے تو اُس کے قریب مت جاؤ یعنے ناپاک ہے۔ استعمال نہ کرو (بخاری و ترمذی و ابن ماجہ و نسائی و ابوداؤد و موطا)

سوال ہندو یا عیسائی وغیرہ کے برتن جن میں وہ بدتمیزی سے کھاتے پیتے ہیں اور کبھی نجس چیزیں بھی پکالیتے ہیں مسلمان کو استعمال کرنے اور بوقت ضرورت ان میں کھانا پکانا جائز ہے یا نہیں۔

جواب اس قسم کے برتنوں کے استعمال کی جب سخت ضرورت ہو اُن کو خوب صاف کر کے دھو ڈالیں تو اُن کا استعمال اور اُن میں کھانا پکانا سب جائز و درست ہوگا اور جن میں نجاست نہیں پکاتے اُن کو بلا ضرورت سخت بھی استعمال جائز ہے۔

حدیث ابو ثعلبہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت

ہیں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا حضرت مشرکین کی ہانڈیوں[۱] میں ہم کھانا پکا لیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ نہ پکایا کرو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر ضرورت ہو اور کوئی چارہ ہی نہ ہو تب کیا کریں آپ نے فرمایا کہ ایسی حالت میں اُنکو اچھی طرح دھو کر صاف کر لو اور پھر اس میں پکا کر کھاؤ (بخاری و مسلم ابو داؤد و ابن ماجہ)

سوال پیتل (جسکو پھول بھی کہتے ہیں) اور کانسی اور بلور اور شیشہ (کانچ کا) برتن استعمال کرنا اور اُن میں کھانا یا وضو کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب۔ جائز و درست ہے۔

حدیث اول عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیتل کے ایک بڑے پیالے سے غسل کیا کرتے تھے (ابو داؤد)

حدیث دوم عبداللہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے تو ہم نے آپ کے لئے پیتل کا ایک پیالہ نکالا آپ نے اُس سے وضو فرمایا (ابن ماجہ ابو داؤد بخاری)

حدیث سوم ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک آبگینہ (کانچ اور شیشہ) کا پیالہ تھا جس میں آپ (پانی دودھ وغیرہ) پیتے تھے (ابن ماجہ)

سوال حیض کی حالت میں عورت کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا یا اس کا جھوٹا کھانا اور اور اس کے ساتھ کھانا پینا حلال و جائز ہے یا نہیں۔ اور اُس کے ہاتھ مُنھ اور بدن پاک ہوتا ہے یا نجس۔

جواب اُس کے ساتھ اور اس کا بچا ہوا کھانا بلا شک و شبہ حلال و جائز ہے اور اُسکا پکایا ہوا کھانا جائز اور پاک ہے اُس کے ہاتھ وغیرہ اور بدن ناپاک نہیں ہوتا البتہ جس جگہ کوئی ظاہری ناپاکی (خون وغیرہ) لگجائے وہ جگہ ناپاک ہو جائے گی۔

[۱] یہ ابن ماجہ کے الفاظ کا ترجمہ ہے ابو داؤد میں تصریح ہے کہ وہ اُن میں لحم نجس پکاتے تھے ۱۲ منہ

حدیث اوّل عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں حالت حیض میں ایک برتن میں سے (دودھ یا پانی) پی کر اُسی (کے باقیماندہ) کو رسول اللہ صلے اللہ وسلم کو دیدیتی تھی تو آپ میرے مُنھ کی جگہ اپنا دہن مبارک لگاتے (اور پی لیتے تھے) تاکہ معلوم ہو جائے کہ حائضہ کا مُنھ نجس اور ناپاک نہیں ہوتا (مسلم وابن ماجہ)

حدیث دوم شریح بن ہانی نے عائشہ رضہ سے پوچھا کہ کیا حالت حیض میں عورت اپنے خاوند کے ساتھ کھا سکتی ہے عائشہ رضہ نے فرمایا کہ ہاں کھا سکتی ہے۔ میں حائضہ ہوتی تھی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھکو بُلا کر اپنے ساتھ کھلاتے تھے (نسائی)

حدیث سوم عبداللہ بن سعدؓ انصاری کہتے ہیں کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حائضہ کے ساتھ کھانے کو دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ (کچھ مضائقہ اور اندیشہ نہیں) اس کے ساتھ کھاؤ (ترمذی)

حدیث چہارم عائشہ کہتی ہیں کہ میں حیض میں ہوتی تھی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک دھوتی تھی (بخاری ومسلم وترمذی وابوداؤد ونسائی وموطا)

سوال گرم گرم کھانے کو بعض لوگ منع بتلاتے ہیں بعض کھانوں کو اگر سرد کر دیا جائے تو بالکل بے مزہ اور خراب ہو جاتے ہیں۔

جواب بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گرم کھانے کی ممانعت بھی فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ اس میں برکت نہیں ہوتی لیکن یہ ممانعت اسی وقت ہے کہ کھانا بہت شدید گرم ہو اور گرمی کا جوش نہ گیا ہو جس سے معدہ بلکہ مُنھ اور ہاتھ کو بھی ضرر پہنچتا ہے۔ باقی معمولی طور پر گرم کھانا جو کھایا جاتا ہے اُس کی ممانعت نہیں۔ اور جن چیزوں کو زیادہ گرم کھانے پینے میں نفع اور ذائقہ ہو اُنکو تیز گرم کھا لینا بھی جائز ہے جیسے چاء اور کافی۔

حدیث حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک روز گرم گرم کھانا لایا گیا آپ نے اُس کو تناول فرمایا اور کھانے کے بعد خدا تعالیٰ کا شکر کر کے

فرمایا کہ بہت مدت سے گرم کھانا کھانے کا اتفاق نہیں ہوا تھا (ابن ماجہ)

سوال کھانے کے بعد خلال کرنے کو لوگ ثواب بتلاتے ہیں یہ صحیح ہے یا غلط۔

جواب واقعی موجب ثواب اور مستحب ہے مگر لوگوں کے سامنے بے تمیزی سے خلال کرنا اور تھوکنا مکروہ ہے اسی طرح مسواک کر کے دوسروں کے سامنے خون بہانا جس سے اُنکو نفرت ہو مکروہ و مذموم ہے۔ یہ مسئلہ بڑے بڑے محدثین نے لکھا ہے۔

حدیث ابو ایوب انصاری اور عطاء رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے جو لوگ وضو[1] میں اور کھانے پر (یعنے کھانا کھلنے کے پیچھے) خلال کرتے ہیں وہ بہت خوب ہیں (احمد و طبرانی)

سوال دو چار مہینے یا سال بھر کے خرچ کے لئے اپنے اہل و عیال کے لئے ایکدفعہ غلہ وغیرہ لے کر ڈال لینا کچھ مکروہ یا خلاف توکل ہے کہ نہیں۔

جواب ہرگز نہیں اس قسم کے ذخیرے میں نہ کچھ کراہت ہے اور نہ خلاف توکل۔

حدیث ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہر ایک زوجہ مطہرہ کو ہر سال خیبر[2] کی پیداوار میں سے اسّی وسق خرما اور بیس وسق جو عطا فرماتے تھے۔ (بخاری شریف و ابوداؤد)

سوال مشہور ہے کہ عصر کے بعد کھانے پینے سے قبر میں عذاب ہوتا ہے اور کھانے والے کے جو صغیر سن بچے مر گئے ہوں انکو جنت میں کھانا دینا بند کر دیا جاتا ہے یہ صحیح ہے یا نہیں۔

جواب عصر کے بعد کھانا پینا بالکل جائز و درست ہے ہرگز موجب عذاب نہیں اور نہ مردہ بچوں کے رزق میں اس سے کچھ نقصان ہوتا ہے۔

---

[1] وضو کے ساتھ خلال کا مطلب صحابہؓ نے پوچھا تو آپ نے فرمایا بلکہ وضو کا خلال کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور انگلیوں کو بیچ میں سے صاف کرنا ہے ۱۲ منہ [2] خیبر ایک مقام ہے مدینہ منورہ سے چار منزل شام کی طرف اسمیں یہودی رہتے تھے ۷ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو سردار فوج بنا کر ان کے ہاتھ سے اس کو فتح کرایا۔ اس کی پیداوار سے آپ ازواج کو دیکر باقی تقسیم فرما دیتے مگر ازواج مطہرات اسکو بہت جلد صدقہ خیرات کر کے خالی رہ جاتی تھیں ۱۲

حدیث اوّل سوید بن نعمان فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کے سال (یعنے جس سال خیبر فتح ہوا ہے خیبر پر فوج کشی اور فتح کرنیکے لئے) نکلے جب صہباء میں پہونچے جو خیبر کے قریب ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عصر پڑھا اور نماز پڑھنے کے بعد کھانا منگایا (یعنے سب صحابہ سے فرمایا کہ اپنا اپنا کھانا لے آویں) تو ستو کے سوا کچھ نہ لایا گیا (یعنے سب کے پاس ستو ہی تھا وہی لے آئے) آپ نے ارشاد فرمایا تو اس میں پانی ملا کر سان لیا گیا آپ نے بھی کھایا اور ہم نے بھی پھر مغرب کی نماز کے لئے اُٹھے تو آپ نے کلی کرلی اور ہم نے بھی اور وضو نہیں فرمایا (بخاری موطا نسائی)

حدیث دوم جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جس سال مکہ فتح ہوا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ سے) مکہ کی طرف رمضان میں سفر کیا (اور راستہ میں) روزے رکھتے رہے اور (ساتھ والے) لوگوں نے بھی روزہ رکھا جب آپ کراع الغمیم[1] پر پہونچے تو آپ نے عصر کے بعد ایک پیالے میں پانی منگا کر اُسکو اتنا اونچا کرکے پی لیا کہ (سب لوگوں نے آپ کو پیتے ہوئے دیکھ لیا تا کہ معلوم ہو جائے کہ آپ کا روزہ نہیں ہے پھر مکہ تک افطار کرتے رہے روزے نہیں رکھے کیونکہ مسافر کو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار ہے (مسلم شریف بلفظ بعد العصر بخاری شریف)

لباس اور زیور وغیرہ

سوال۔ سیاہ لباس کا استعمال جائز ہے یا کچھ کراہت و ممانعت ہے۔

جواب بعض علمائے سیاہ لباس کو بوجہ مشابہت اہل نار وغیرہ مکروہ فرما دیا ہے مگر انکا قول ضعیف ہے سیاہ کپڑے کا پہننا بلا شبہ درست بلکہ مسنون ہے۔

حدیث اوّل ابن عمر فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں سیاہ عمامہ باندھے ہوئے داخل ہوئے (ابن ماجہ)

---

[1] کراع الغمیم مدینہ سے سات منزل مکہ سے تقریباً ۲ کوس ایک سیاہ پہاڑی اور نالہ کا نام ہے۔۱۲

سوال عمامہ باندھکر پیچھے یا دائیں بائیں طرف شملہ چھوڑنا درست ہے یا مکروہ و بدعت۔

جواب دائیں طرف چھوڑنا بھی مسنون ہے اور پیچھے بھی اور دو شملے چھوڑنا بھی جائز ہے اور ایک بھی البتہ بائیں جانب شملہ چھوڑنے کا ثبوت نہیں اُسکو علماء نے بدعت فرمایا ہے۔

حدیث اوّل عمرو بن حریث فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ حالت میری آنکھوں میں پھرتی ہے کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا اور اُس کے دونوں پلّے (یعنے پلو یا دونوں طرفین) آپ نے مونڈھوں کے درمیان چھوڑ رکھے تھے (ابن ماجہ)

حدیث دوم ۔عبادہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ عمامے باندھا کرو اس لیئے کہ وہ فرشتوں کا (لباس اور) علامت ہے اور اُن کو پشت کی جانب چھوڑا کرو (یعنے شملہ) (بیہقی)

حدیث سوم ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے تو مونڈھوں کے درمیان میں چھوڑتے (ترمذی)

سوال۔ بعض آدمیوں کے مزاج اور طبیعت کو یہ امر پسند ہوتا ہے کہ ہمارا کپڑا جوتا وغیرہ عمدہ اور مکلف اور سب چیزیں صاف اور درست رہیں اسی لئے وہ ہمیشہ عمدہ لباس اور چیزیں استعمال کرتے ہیں اور اپنی ہیئت کو پسندیدہ اور مکلف رکھتے ہیں یہ امر کچھ مذموم اور داخل تکبر ہے یا نہیں۔

جواب صرف صاف اور مکلف لباس وغیرہ رکھنا کچھ مذموم نہیں بلکہ درصورت مقدور و طاقت بہی مستحب و پسندیدہ ہے داخل تکبر نہیں۔ البتہ دوسروں کو ذلیل یا اُنکے لباس وغیرہ کو حقیر سمجھنا اور اپنے دل میں بڑائی کا خیال لانا نہایت معیوب و حرام ہے۔ نیز حد سے زیادہ زینت میں مصروف رہنا اور فضول خرچ کرنا بھی معصیت میں داخل ہے۔

حدیث ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے دل میں ذرے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ بعض آدمیونکو محبوب

ہوتا ہے کہ اُنکا کپڑا بھی اچھا رہے جوتا بھی عمدہ ہو (کیا یہ بھی تکبر ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال (خوبصورتی و صفائی) کو پسند کرتا ہے پس ان امور کو تکبر نہ سمجھنا چاہیے
بلکہ حق بات سے (زبردستی براہ نخوت) انکار کرنا اور لوگوں کو ذلیل حقیر سمجھنا تکبر ہوتا ہے (مسلم

سوال اگر کُرتا اور پاجامہ دونوں کو ایک وقت پہننا منظور ہو تو پہلے کسکو پہنے۔

جواب جسکو چاہے پہلے پہن لے ہر طرح جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ کُرتا یا قمیص وغیرہ پہلے پہنے اور پاجامہ پیچھے پہنے۔

حدیث ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیا کے لباس پہننے کے طریقوں میں سے یہ ہے (کہ قمیص یعنی کرتا وغیرہ) کو پاجامہ سے پہلے پہنے (طبرانی)

سوال کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سب لوگ تہبند استعمال کرتے تھے پس آجکل جو پاجامہ عموماً پہنا جاتا ہے یہ بدعت ہوگا یا نہیں۔

جواب بدعت اور ناجائز نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اگرچہ پاجامہ استعمال فرمانا ثابت نہیں اور آپ کے پاجامہ پہننے کی نسبت جو روایت ہے اُسکو علما نے موضوع کہا ہے لیکن آپ نے پاجامہ خریدا ہے اگر ناجائز ہوتا تو آپ خرید نہ فرماتے۔

حدیث سوید بن قیسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے اور ایک پاجامہ کی قیمت چکائی (یعنے قیمت طے کر کے خرید لیا (ترمذی ابن ماجہ ابوداؤد)

سوال میدانِ جنگ کیلئے کوئی خاص کپڑا مقرر کر لینا کہ اکثر اسی کو پہن کر جائیں درست ہے یا نہیں

جواب بلاشبہ درست ہے۔

حدیث ابوبکرؓ کی صاحبزادی اسماء نے ایکدفعہ ریشمی گھنڈیوں کا ایک جبہ نکالکر دکھلایا اور کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دشمن سے مقابل ہوتے تو اُسکو پہنا کرتے تھے۔ ابن ماجہ)

سوال رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بلا عمامہ کے صرف ٹوپی کو بھی پہنا ہے یا نہیں۔

جواب بعض دفعہ استعمال فرمایا ہے۔ صحاح ستہ کی روایت سے اشارۃً اور دوسری روایت سے

صاف صاف یہ امر ثابت ہوتا ہے۔

حدیث اول ابن عمر فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے (طبرانی)

حدیث دوم ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ٹوپی کو عمامہ کے نیچے بھی پہنتے تھے اور بدون عمامہ کے بھی اور کبھی (ضرورۃ) عمامہ بدون ٹوپی کے پہنتے تھے (ابن عساکر)

سوال مرد کو سونے چاندی کی انگشتری پہننا جائز ہے یا نہیں۔

جواب سونے کی انگشتری مرد کو حرام و ناجائز اور موجب نار ہے۔ مگر چاندی کی انگشتری جائز ہے بشرطیکہ ساڑھے چار ماشہ سے زیادہ نہو اور لوہے کی انگوٹھی بھی ناجائز ہے۔

حدیث اول ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا آپ نے اُسکو نکالکر پھینک دیا اور فرمایا کہ بھلا کوئی تم میں سے آگ کے انگارے کو اُٹھا کر ہاتھ میں رکھ سکتا ہے (یعنے جیسے اُسکو ہاتھ میں نہیں لیتا اور ڈرتا ہے اسی طرح اس سے بچنا چاہیے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے تو لوگوں نے اُس سے کہا کہ اپنی انگشتری کو اُٹھا کر کام میں لے آ (یعنے فروخت کرکے کسی کام میں لگالے) اُس نے کہا کہ خدا کی قسم میں ایسی چیز کو کبھی نہ اُٹھاؤں گا جسکو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھینک چکے ہوںؐ (مسلم)

حدیث دوم ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی کو (مردوں کے لئے منع فرمایا ہے) (ابن ماجہ)

حدیث سوم انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جسکا نگینہ حبشی تھا اور اُسمیں محمد رسول اللہ منقوش تھا (ابن ماجہ ترمذی بخاری مسلم)

ف انگوٹھی کو اُٹھا کر کام میں لانا جائز تھا مگر ان صحابی کی حقانیت اور احتیاط نے گوارا نہ کیا کہ آپکی ناپسندیدہ شی کو کسی دوسرے کام میں بھی لگادیں ۱۲ منہ سلمہ ف یعنی عقیق کا تھا جس کی کان حبشہ میں ہوتی ہے یا حبشہ کے طرز کا بنا ہوا تھا اسمیں محمد رسول اللہ اس طرح | محمد رسول اللہ | منقوش تھا ۱۲

حدیث چہارم - بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیتل کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ کیا ہوا تجھ میں سے بتوں کی بو کیوں آتی ہے (یعنے اس انگشتری میں بتوں کی مناسبت ہے جائز نہیں) اُس شخص نے اُسکو نکال ڈالا اور لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے آیا آپ نے فرمایا کہ کیا ہوا تو نے دوزخیوں کا زیور (لوہا) کیوں پہنا ہے اُسنے اسکو بھی نکال ڈالا اور عرض کیا کہ حضرت پھر کس چیز کی انگوٹھی بناؤں آپ نے فرمایا کہ چاندی کی بناؤ مگر ایک مثقال سے کم رکھنا (ابوداؤد)

حدیث پنجم - مسلم بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی ہو خدا تعالیٰ اُس کو کبھی پاک نہ کیجیو بددعا ہے یعنے کبھی آگ سے نہ بچائیو (طبرانی)

سوال - ناک کان اگر کٹ جائے اور سونے چاندی کا بنائے یا دانتوں کو سونے چاندی کے تار سے باندھ لے تو جائز ہے یا نہیں۔

جواب ناک سونے اور چاندی دونوں کی جائز ہے دانتونکو باندھنا امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک چاندی سے جائز ہے سونے سے نہیں جائز۔

حدیث عرفجہ بن سعد فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت[۱] میں کلاب کی لڑائی میں میری ناک کٹ گئی تھی مینے ایک چاندی کی ناک لگائی تھی اسمیں بدبو آنے لگی تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو سونے کی ناک بنا لینے کا ارشاد فرمایا (ترمذی ابوداؤد ونسائی)

سوال بندوق یا تلوار پر خوبصورتی کے لئے کسی جگہ چاندی لگا لینی جائز ہے یا نہیں۔

جواب جائز ہے بشرطیکہ ہاتھ سے پکڑنے کی جگہ یعنی قبضہ وغیرہ جو ہاتھ میں پکڑا جاتا ہے اُس پر چاندی نہ لگائی جاوے۔

حدیث حضرت انس رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبیعہ[۲] چاندی سے بنا ہوا تھا (ابوداؤد و ترمذی)

---

[۱] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے زمانہ کو جاہلیت کا زمانہ کہتے ہیں کلاب ایک چشمہ کا نام ہے وہاں اس زمانہ میں ایک نہایت مشہور جنگ ہوئی تھی امام محمد رح کے نزدیک دانتوں کو سونے کے تار سے باندھنا بھی جائز ہے ۱۲

سوال سُنا ہے کہ مرد کو جیسے داڑھی منڈانا حرام ہے ایسے ہی عورت کو سر منڈانا حرام ہے یہ صحیح ہے یا غلط۔

جواب۔ واقعی صحیح ہے جیسے مرد کو داڑھی رکھنا ضروری ہے اسیطرح عورت کو بال رکھنا لازم ہے البتہ اگر زیادہ بڑھ جائیں تو کسیقدر کم کرادینا جائز ہے اور چھوٹی لڑکیوں کا سر مُنڈا دینا بھی

حدیث اوّل۔ علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سر مُنڈانے سے منع فرمایا ہے (نسائی و ترمذی)

حدیث دوم۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج اپنے سر کے بالوں میں سے اتنے قطع کردیتی تھیں کہ گویا وفرہ ہو جاتے تھے (وفرہ اُن بالوں کو کہتے ہیں جو کان کی لو تک آجائیں مطلب یہ ہے کہ چھوٹے معلوم ہوتے تھے یہ نہیں کہ صرف کان ہی تک رہ جائیں (ابوداؤد و نسائی و مسلم)

سوال۔ سینہ اور پشت وغیرہ پر جو بال نکل آتے ہیں اُنکو مونڈنا اور صاف کردینا جائز ہے یا باقی رکھنا ضروری ہے۔ اور زیر ناف وغیرہ کے بال اگر کسی انگریزی دوا یا ہرتال وغیرہ سے صاف کردیے جائیں تو درست ہے یا نہیں۔

جواب۔ تمام جسم کے بال صاف کردینا جائز ہے مونڈکر یا کسی دوا سے مردوں کے لئے زیر ناف بالوں کا مونڈنا بہتر ہے لیکن کسی دوا اور نورہ یا پوڈر سے صاف کردینا بھی بلاشبہ جائز ہے عورتوں کے لئے مونڈنا جائز ہے لیکن دوسری تدبیروں سے صاف کرنا بہتر ہے۔

حدیث ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نورہ (چونا ہرتال وغیرہ) بدن پر لگاتے تو نیچے کے بدن سے (یعنی جہاں تک پوشیدہ رکھنا فرض ہے) شروع کرکے خود نورہ لگاتے اور باقی بدن کو آپ کے ازواج نورہ لگادیتیں (ابن ماجہ)

سوال عورتوں کو مہندی سے ہاتھ رنگنا جائز ہے یا نہیں اور کسی ضرورت اور علاج کے لئے مرد بھی ہاتھ پاؤں یا کسی عضو پر مہندی لگا سکتا ہے۔

جواب - عورتوں کے لئے مہندی لگانا نہایت بہتر اور مستحب ہے اور علاج کے لئے مرد کو بھی استعمال جائز ہے۔

حدیث اوّل عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پردہ کے پیچھے سے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک خط (یا اور کوئی لکھی ہوئی چیز) بڑھایا (تاکہ آپ لے کر ملاحظہ فرمالیں آپ نے بے رنگ ہاتھ دیکھ کر) اپنا دست مبارک روک لیا اور فرمایا کہ معلوم نہیں یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا اس نے عرض کہ عورت ہی کا ہاتھ ہے آپ نے فرمایا کہ اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخن کو مہندی سے رنگ لیتی (ابوداؤد)

حدیث دوم عائشہ فرماتی ہیں کہ عورت کے ایسی حالت میں رہنے کو کہ اسکے ہاتھ میں نہ مہندی ہو نہ رنگ کا اثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناپسند فرمایا کرتے تھے (بیہقی)

حدیث سوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ لونڈی سلمیٰ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کبھی کوئی کانٹا یا خراش لگجاتا تھا تو آپ اس پر مہندی لگادیتے تھے (ابن ماجہ)

خرید فروخت

سوال کوئی وقت ایسا بھی ہے جس میں خرید و فروخت کی کچھ ممانعت ہو۔

جواب ہاں دو وقت ہیں۔ جمعہ کے روز اذان پکارے جانے کے بعد جمعہ کی نماز سے فراغت پانے تک خرید و فروخت مکروہ تحریمی (قریب بحرام) ہے اسکی ممانعت قرآن مجید میں موجود ہے اور دوسرا وقت صبح صادق کا ہے یعنی صبح صبح آفتاب نکلنے سے پہلے ہی نرخ چکانے اور خرید فروخت کے معاملہ میں مصروف ہو جائے اسوقت اگرچہ خرید و فروخت مکروہ تحریمی نہیں لیکن کراہت اور برائی سے یہ بھی خالی نہیں۔

حدیث علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طلوع آفتاب ہونے سے پہلے نرخ طے کرنے (یعنی مال کی قیمت وغیرہ چکانے اور خرید فروخت کرنے) سے اور دودھ دیتے ہوئے جانور کو ذبح کرنے سے منع فرمایا ہے (ابن ماجہ وحاکم)

سوال اول عرف اور رواج یہ ہے کہ خرید فروخت میں اکثر چیزونکو کسی قدر جھکتا ہوا تولتے ہیں (یعنی کسی قدر زیادہ دیتے ہیں) یہ جائز ہے یا نہیں اور اصل مالک کے سوا اگر کوئی اُسکا نائب اور ملازم کسی چیز کو وزن کرے تو اسکو بھی اس کا اختیار ہے یا یہ اسکا فعل خیانت سمجھا جائیگا۔

جواب مقررہ وزن سے کسی قدر جھکتا ہوا اور زیادہ دینا نہایت پسندیدہ اور مستحب امر ہے اور نائب و ملازم وغیرہ کو بھی عرف و رواج کے مطابق اُسکی اجازت ہے مالک کی اطلاع کے بغیر بھی اگر ایسا کریگا تو ہرگز خائن نہ سمجھا جاویگا البتہ خریدار کی رعایت سے اگر بلا اجازت مالک عرف و دستور سے زیادہ جھکتا ہوا دیگا یا ایسی چیزونکو جنکو زیادہ دینے کا دستور اور عرف نہیں (مثلاً سونے چاندی میں ایسا کرے) تب خیانت میں داخل ہوگا۔ اصل مالک اگر اس قسم کی چیزوں میں بھی ذرا سا بڑھا جائے تو نہایت بہتر اور باعث ثواب ہے۔

سوال دوم جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی خود معاملہ کر کے بھی کوئی چیز خرید فروخت فرمائی ہے یا نہیں۔

جواب بے شک بعض ضروریات کو آپنے خود خرید فرمایا ہی اور بعض چیزونکو خود فروخت بھی کیا ہی۔

سوال سوم اس طرح بیچنا کہ جو شخص زیادہ قیمت دے وہی خرید لے (جس کو نیلام کہتے ہیں) جائز ہے یا نہیں۔

جواب جائز ہے لیکن کسی اپنے آدمی کو قیمت بڑھانے اور خریدارونکو دھوکہ دینے کے لیے مقرر کر لینا ممنوع ہے جیسے کہ بعض لوگ جھوٹی بولی بولنے کے لئے آدمی مقرر کر لیتے ہیں جس سے خریدار زیادہ قیمت بولکر پھنستا ہے اور مال اُس کے ذمہ پڑ جاتا ہے۔

حدیث اول جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم وزن کیا کرو تو جھکتا ہوا تولو (یعنی جس طرف مال رکھا ہوا ہے وہ پلہ نیچا ہو جائے (ابن ماجہ)

حدیث دوم سوید بن قیس فرماتے ہیں کہ میں اور مخرفۃ العبدی (تجارت کے لئے ہجر سے کپڑا خرید کر مکہ میں لائے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیادہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ایک پاجامہ کی قیمت طے کی اُسکو ہم نے آپ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ وہاں ایک شخص تھا جو قیمت لیے

کو تو لتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ جُھکتا ہوا تولو (نسائی و ترمذی
و ابن ماجہ و ابوداؤد و احمد و حاکم و ابن حبان)

حدیث سوم جابر فرماتے ہیں کہ میں نے سفر میں (ایک غزوہ سے واپس آتے ہوئے)
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک اونٹ بیچا جب ہم مدینہ میں پہنچ گئے تو آپ نے فرمایا
کہ مسجد میں جاکر دو رکعتیں پڑھو پھر آپ نے وزن کراکر مجکو قیمت دی اور جھکتا ہوا تولایا
حضرت بلال رض سے فرمایا کہ جُھکتا ہوا تولنا (بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی)

حدیث چہارم عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلہ
قرض خریدا اور اپنی زرہ اُس کے پاس رہن رکھدی (بخاری و مسلم

حدیث پنجم انس رض فرماتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص (صدقہ کے مال میں سے) سوال
کرنے کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ کیا تیرے
گھر میں کچھ بھی نہیں اُسنے عرض کیا کہ ہاں ایک کمبل (یا ٹاٹ) جس میں سے کچھ حصہ بچھا لیتے
ہیں اور کچھ اوپر اوڑھ لیتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جسمیں ہم سب پانی پیتے ہیں آپنے فرمایا کہ اُن دونوں چیزوں کو
میرے پاس لے آؤ اُنھوں نے لاکر حاضر کی تو آپنے ہاتھ میں لیکر فرمایا کہ ان دونوں کو کوئی خریدتا ہے۔
(حاضرین میں سے) ایک شخص نے عرض کیا کہ میں ایک درہم کو لیتا ہوں۔ آپنے دو تین مرتبہ فرمایا کہ کوئی ایک
درہم سے زیادہ دیتا ہے ایک دوسرے شخص نے عرض کیا کہ میں دو درہم کو لیتا ہوں۔ آپنے وہ دونوں
چیزیں ان کو دیدیں اور دو درہم لیکر انصاری کو دیئے اور فرمایا کہ ایک درہم کا غلہ لیکر اپنے گھر والونکو دے آؤ
اور دوسرے درہم سے بسولا خرید کر میرے پاس لاؤ۔ وہ خرید کر آپ کے پاس لائے تو آپنے دست مبارک
سے اسمیں ایک لکڑی لگادی اور فرمایا کہ جاؤ لکڑیاں کاٹکر بیچو اور پندرہ روز تک میں تمکو نہ دیکھوں (یعنے
کام میں لگے رہنا یہاں نہ آنا) پندرہ روز کے بعد وہ آئے اور دس درہم حاصل کرکے لائے جنمیں سے بعض کا
کپڑا اور کچھ درہموں کا غلہ خرید کیا۔ آپنے فرمایا کہ یہ (مشقت کرکے کھانا) اس سے بہتر ہے کہ تم قیامت میں
اپنی پیشانی پر سوال (اور گداگری) کا داغ لیکر آتے (ابن ماجہ و ابوداؤد و ترمذی مختصراً)

کارآمد و ضروری جائز اور ناجائز متفرق و عجیب باتیں

سوال۔ بیعت کے وقت جس طرح مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ مرد دیتے ہیں اس طرح عورتوں کو بھی چاہیے یا صرف زبانی بیعت بھی کافی ہے۔

جواب بیعت کے وقت ہاتھ میں ہاتھ دینا بقاعدہ شریعت و طریقت کچھ ضروری نہیں مردوں سے بھی صرف زبانی بیعت کافی ہو سکتی ہے البتہ ہاتھ پر ہاتھ رکھنا مردوں کے لئے مسنون ہے اور نامحرم عورتوں کے ہاتھ کو چھونا تو بالکل ناجائز و حرام ہے جو جاہل پیر ایسا کرتے ہیں وہ گنہگار ہوتے ہیں۔

حدیث اول حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیعت میں عورتوں سے صرف وہی وعدہ لیتے تھے جسکا خدا تعالےٰ نے حکم فرمایا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کبھی (بیعت کے وقت) کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا آپ جب اُن سے بیعت لیتے (یعنی حسب قاعدہ اقرار کرالیتے) تو صرف زبانی یہ فرما دیتے کہ جاؤ ہم نے تمکو بیعت کرلیا (بخاری مسلم ابو داؤد ابن ماجہ)

حدیث دوم امیمہؓ بنت رقیقہ فرماتی ہیں کہ مینے اپنی چند رشتہ دار عورتوں کے ہمراہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم سے ہاتھ ملا لیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا سنو عورتوں سے بھی اُسی طرح زبانی بیعت لے لیتا ہوں جیسے ایک عورت سے (موطا امام مالک ترمذی ۔ نسائی)

سوال بعض حدیثوں اور بزرگوں کے اقوال میں خاموشی کی نہایت تعریف کی گئی ہے اور مفید خلق اور نیک کلام کا بھی بڑا ثواب وارد ہوا ہے اب فرمائیے کہ دونوں میں بہتر اور زیادہ ثواب کا موجب کون ہے۔

جواب خدا تعالےٰ کا ذکر اور نیک کلام جس سے دوسروں کو نفع پہونچے خاموشی سے بدرجہا زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

حدیث حضرت ابو ذرؓ مسجد میں تنہا بیٹھے تھے حضرت عثمان نے پوچھا کہ جناب تنہا کیوں بیٹھے ہو۔ ابو ذرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے

کہ بُرے ہمنشین سے تنہائی بہتر ہے اور اچھا ہمنشین تنہائی سے بہتر اور نیک کلام کہنا سکوت سے بہتر ہے اور بُرے کلام سے سکوت بہتر ہے (بیہقی)

سوال عورتوں کو لکھنا سکھلانا جائز ہے یا نہیں۔

جواب بعض علماء نے بوجہ مصلحت وغیرہ کے اس کو ناجائز فرمایا ہے مگر صحیح اور قوی قول یہ ہے کہ جائز و درست ہے۔

حدیث شفاءؓ فرماتی ہیں کہ میں حفصہؓ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ اُن کو (یعنے حفصہ) مرض باده کا منتر کیوں نہیں سکھلا دیتی جیسے انکو لکھنا سکھلا دیا ہے (ابو داؤد)

سوال کسی کا استقبال کرنا یعنے شہر سے باہر یا مکان سے آگے جاکر اُس سے ملاقات کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب یہ امر جائز و مسنون ہے۔

حدیث سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تبوک سے تشریف لائے تو ہم لوگ معہ بچوں کے ثنیۃ الوداع تک آپ کی ملاقات کے لیے گئے تھے (بخاری۔ ابو داؤد۔ ترمذی)

سوال معانقہ کرنا یعنے بغل گیر ہو کر ملنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب بیشک عرصہ کے بعد ملاقات ہونے یا دور کے سفر سے واپس آنے کے موقع پر یہ امر مسنون و مستحب ہے۔

حدیث اول شعبیؒ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب سے ملاقات کی تو اُن کو چمٹ گئے (یعنے معانقہ کیا) اور آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا (ابو داؤد)

حدیث دوم۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ زید بن حارثہؓ نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا تو رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کپڑا (یعنے چادر) کھینچتے برہنہ ہی کھڑے ہو گئے اور زید سے معانقہ کیا اور پیشانی پر بوسہ دیا خدا کی قسم میں نے اس واقعہ سے پہلے اور نہ پیچھے کبھی برہنہ نہیں دیکھا (یعنی ہمیشہ آپ تہبند پر چادر اوڑھے رہتے تھے ایسا کبھی نہ دیکھا تھا کہ صرف تہمت ہو اور بالائے بدن برہنہ کئے ہوئے بیٹھے ہیں یا باہر چلے جائیں ہاں غسل وغیرہ کے لئے اگر کبھی چادر اُتاردی ہو تو اُس کا ذکر نہیں (ترمذی شریف)

سوال کسی ملاقاتی یا مہمان کو رخصت کرنے کے وقت مکان کے باہر تک اُس کے ساتھ جانا یا سفر کا ارادہ کرنے والے کو شہر سے باہر یا تھوڑی دور تک پہونچا دینا کیسا ہے۔

جواب ہر دو امر مسنون و مستحب ہیں حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ اور خود جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسیکو سفر پر روانہ کرتے تو اس کے ساتھ کسی قدر دور تک جاتے تھے۔

حدیث ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مہمان کے ہمراہ گھر کے دروازہ تک نکلنا مسنون ہے۔ (یعنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیا کرتے تھے (ابن ماجہ)

سوال ایک گھوڑے یا خچر پر دو آدمیوں کا سوار ہونا جائز ہے یا نہیں۔

جواب اگر جانور توانا و تندرست ہے تو سوار ہونا جائز ہے اور ضعیف و ناتواں پر طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالنا ظلم ہے اگر جانور قوی ہو یا سوار بہت ہلکے کم وزن ہوں تو تین کے سوار ہونے میں بھی مضائقہ نہیں۔

حدیث اول بریدہؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیادہ پا تشریف لئے جا رہے تھے کہ ایک شخص جو عربی گدھے پر سوار تھا آپ کے قریب آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (آپ بھی) سوار ہو لیجئے اور خود پیچھے کو ہٹ گیا (یعنے آپکے لئے آگے جگہ چھوڑ کر خود سواری کی پشت کی طرف ہٹ گیا) آپنے فرمایا کہ نہیں نہیں تم اپنی سواری کے صدر کے زیادہ مستحق ہو (یعنے اگلی جانب جو سواری کے لئے نہایت موزون و مناسب ہے وہ تمہارا حق ہے پیچھے نہ ہٹو) البتہ اگر تم اجازت دو (تو صدر پر ہم بھی سوار ہو سکتے ہیں) اسنے عرض کیا

کہ بیشک میں سمر کو آپ ہی کے لئے دیتا ہوں (یہ سنکر) آپ سوار ہو گئے (ترمذی ابوداؤد)

حدیث دوم عبداللہ ابن جعفر (علی کے بھتیجے) کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو ہمارے عزیز (بچوں کو) استقبال کے لئے لیجاتے جو سب سے پہلے پہونچایا جاتا آپ اس کو اپنے آگے سوار کر لیتے ایک دفعہ (سب سے پہلے) مجکو لیگئے تو آپ نے مجکو اپنے آگے سوار کر لیا پھر حسنؓ یا حسینؓ کو لے گئے تو آپ نے اُن کو اپنے پیچھے سوار کر لیا پس ہم اسی حالت میں مدینے داخل ہوئے (یعنی ایک سواری پر تینوں سوار تھے) (ابوداؤد)

سوال گھوڑا وغیرہ سواری کے جانور کو کوڑا وغیرہ مار کر چلانا جائز ہے یا نہیں۔

جواب اگر باوجود طاقت کے چلنے میں سستی کرے تو معمولی طور سے مار دینا جائز ہے مگر سر پر مارنے طاقت سے زیادہ بوجھ لاد کر یا ناتواں کو خواہ مخواہ مارنا اور بیدردی سے پیٹنا یہ سب ظلم اور سخت ممنوع ہے۔

حدیث جابرؓ (ایک غزوہ سے مدینہ واپس آنے کے حال میں ایک طویل حدیث میں) کہتے ہیں کہ میرا اونٹ (چلتے چلتے کھڑا ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جابر ذرا مضبوط ہو کر بیٹھ جانا (یہ کہکر) آپ نے ایک کوڑا مارا جس سے اونٹ کود پڑا (اور سب سستی دور ہو کر نہایت تیز چلنے لگا) بخاری ومسلم شریف وابوداؤد وترمذی وابن ماجہ مختصراً)

سوال جو شخص نابینا ہو اس سے بھی عورتوں کو پردہ واجب ہے یا نہیں۔

جواب جیسے بینا لوگوں سے پردہ واجب ہے اسی طرح نابینا سے ضروری ہے کیونکہ گو اسکو نظر نہیں آتا لیکن عورتوں کو اسپر نظر ڈالنا بھی تو جائز نہیں۔

حدیث ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی اور میمونہؓ بھی وہیں تھیں کہ ابن ام مکتوم (ایک نابینا صحابی موذن مدینہ) آئے اور جس جگہ ہم تھے وہیں داخل ہو گئے اور یہ اس زمانے کا قصہ ہے کہ پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں ان سے چھپ جاؤ۔ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو نابینا ہیں

ہم کو دیکھ نہیں سکتے (پھر پردے کی کیا ضرورت ہے) آپ نے فرمایا کہ کیا تم بھی نابینا ہو گیا تم بھی اُن کو نہیں دیکھ سکتیں (ابو داؤد ترمذی)

سوال مکان کو قفل لگانا جائز ہے یا نہیں اور یہ فعل خلاف توکل اور مکروہ تو نہیں۔

جواب۔ نہ اس میں کچھ کراہت ہے اور نہ یہ فعل خلاف توکل ہے بلکہ جائز و درست ہے۔ حفاظت وغیرہ کی ظاہری تدبیر کرنا اور پھر بھروسہ خدا تعالیٰ پر کرنا بھی توکل ہے اور یہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تعلیم فرماتے تھے۔

حدیث وکین بن سعیدؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر غلہ کا سوال کیا آپ نے فرمایا کہ اے عمرؓ جاؤ انکو غلہ دیدو حضرت عمرؓ ہم کو ساتھ لے کر ایک بالاخانے پر گئے اور اپنے کمر بند میں سے کنجی نکالکر قفل کھولا اور غلہ دیدیا (ابوداؤد)

سوال بزرگوں کی خدمت میں ہدیہ اور تحفہ لاکر اس قسم کے الفاظ کہنا جائز ہیں یا نہیں کہ یا حضرت آپ کے لائق تو نہیں مگر قبول فرمالیجئے یا یہ کہ بہت تھوڑی مقدار ہے۔

جواب ہاں بطور تواضع اور کسر نفسی کے اپنے ہدیہ کی کسیقدر تحقیر کر دینے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

حدیث مع معجزہ انسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زینب سے شادی کی تو میری والدہ اُم سلیم نے خرما اور گھی اور پنیر لے کر مالیدہ بنایا اور اُسکو ایک پیالے میں رکھکر کہا کہ اے انسؓ اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لیجاؤ اور کہنا کہ یہ مالیدہ میری والدہ نے آپکے لئے بھیجا ہے اور آپکو سلام کہتی تھیں اور عرض کرتی تھیں کہ یا حضرت یہ ہماری طرفسے آپکے لئے بہت قلیل ہے (یعنی آپ کے لائق نہیں مگر قبول فرمالیجئے۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ) میں اسکو لے گیا اور (والدہ نے جو کچھ کہا تھا) عرض کر دیا آپ نے فرمایا کہ اسکو رکھدو پھر فرمایا کہ جاؤ فلاں اور فلاں اور فلاں کو بلا لاؤ اسی طرح آپنے بہت سے آدمیوں کے نام بتلائے اور فرمایا کہ) جو کوئی راستہ میں ملجائے اُسکو بھی ہمارے پاس بُلاتے لانا پس آپنے جن لوگوں کے نام لئے تھے اور جو مجھکو راستہ میں ملتے رہے سبکو میں بُلا لایا واپس آیا تو مکان آدمیوں سے بھرا ہوا پایا (یعنی جن لوگوں کو بلایا تھا وہ سب آگئے

تھے) حضرت انس رضؓ سے لوگوں نے پوچھا کہ بھلا شمار میں کس قدر ہوں گے انھوں نے فرمایا کہ تقریباً تین سو ہوں گے اس وقت مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس مالیدہ پر دستِ مبارک رکھکر جو کچھ خدا تعالیٰ نے چاہا پڑھا (یعنے برکت کیلئے کچھ دعا پڑھی معلوم نہیں کیا پڑھا) پھر اپنے دس دس آدمیوں کو بلا کر کھلانا شروع کیا (کیونکہ پیالہ چھوٹا تھا دس آدمی سے زیادہ اسکے گرد بیٹھ کر نہیں کھا سکتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدا کا نام لیکر کھاؤ ہر شخص اپنی طرف سے کھائے انسؓ فرماتے ہیں کہ وہ مالیدہ سب نے کھایا یہانتک کہ سب شکم سیر ہو گئے اسی طرح ایک جماعت کھا کر جاتی تھی اور ایک آتی تھی یہاں تک کہ سب کھا چکے تب آپنے مجھ سے فرمایا کہ اے انسؓ اسکو اٹھاؤ تب مینے اٹھایا معلوم نہیں کہ جسوقت مینے اسکو لا کر رکھا تھا زیادہ تھا یا جسوقت اٹھایا (یعنی بالکل بجنسہ موجود تھا تمیز نہیں ہوتی تھی کہ اسوقت زیادہ تھا یا اسوقت (بخاری مسلم)

سوال۔ سفر سے واپس ہو کر اپنے اقارب اور دوستوں کے لئے ہدیہ اور تحفہ لانا باعث ثواب ہے یا نہیں۔

جواب یہ نہایت پسندیدہ اور نیک کام اور موجب ثواب ہے کیونکہ باہم ہدیہ دینے لینے کا سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ نے حکم فرمایا ہے کہ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ ایسے ہدیہ میں تو کئی امر خیر جمع ہو گئے پھر خالی از ثواب کیسے ہو سکتا ہے یعنے احادیث و سنتِ نبوی پر عمل بھی ہو گیا مال خرچ کر کے مسلمان کو دیکر اسکے دل کو خوش کر دیا۔

حدیث عائشہ رضؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے جب کوئی اپنے اہل و عیال میں سفر سے واپس آئے تو انکے لئے کچھ تحفہ لیتا آئے اگرچہ ایک پتھر ہی ہو (یہ بطور تاکید و مبالغہ فرمایا یعنے کچھ نہ مل سکے تو پتھر ہی لاوے (بیہقی)

سوال کوئی چیز تقسیم کرتے ہوئے کسی ایسے مستحق شخص کا حصہ اٹھا کر رکھ لینا جو وہاں موجود نہ ہو جائز ہے یا نہیں۔

جواب اگر اس شخص کا حق واجب ہے تب تو اس کا حصہ رکھ لینا ضروری ہے اور اگر حق

واجب نہیں تو اُس وقت اُٹھا کر رکھ لینا جائز و درست ہے واجب نہیں۔

حدیث مخرمہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبائیں (یعنے عبا یا چغا کی قسم کا کپڑا) تقسیم فرمائے اور (میرے والد) مخرمہؓ کو ایک بھی نہ دی میرے والد نے فرمایا کہ بیٹا مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لیچلو میں اُنکے ہمراہ گیا (حجرہ شریف کے دروازہ پر پہنچکر) میرے والد نے کہا کہ تم اندر جاؤ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے لئے بلالاؤ (میرے بلانے اور اطلاع کرنے پر آپ تشریف لائے اور اُنھیں قباؤں میں سے ایک آپکے اوپر پڑی ہوئی تھی) آپنے وہ میرے والد کو دیکھ کر) فرمایا کہ اے مخرمہ یہ ہمنے تمہارے لئے اُٹھا رکھی تھی پھر آپنے میرے والد کیطرف دیکھا اور اُن کے چہرے پر خوشی کے آثار دیکھ کر) فرمایا کہ اب تو مخرمہؓ راضی ہو گئے (بخاری مسلم ترمذی نسائی ابوداؤد)

سوال۔ باہم کشتی لڑنا جائز ہے یا اِسکو مسلمان کی ایذادہی اور تکلیف سمجھ کر ناجائز کہا جائیگا۔

جواب۔ چونکہ کشتی باہمی عداوت اور ایذا رسانی کے خیال سے نہیں ہوتی بلکہ قوت بڑھانے کی مشق کا ایک طریقہ اور فن ہے اور طرفین کی رضا سے ہوتا ہے لہذا جائز ہے۔ البتہ جو جگہ کا چھپانا فرض ہے اسکو برہنہ کرنا (جیسا کہ آجکل مروج و معمول ہے) حرام ہے۔

حدیث محمد بن علی (رکانہؓ کے پوتے) کہتے ہیں کہ (ہمارے دادا) رکانہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیساتھ کشتی کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ کو پچھاڑ دیا (یعنے آنحضرت نے چت کر دیا اور غالب آئے) (ابوداؤد)

سوال اونٹ گھوڑے وغیرہ کی گھوڑ دوڑ کرانا جائز ہے یا نہیں۔

جواب جائز ہے لیکن ہار جیت پر جانبین سے کوئی شرط نہو۔ یا تو بالکل ہی شرط نہ ہو یا ایک طرف سے ہو مثلاً زید کہے کہ اگر ہمارا گھوڑا پیچھے رہ گیا تو ہم اپنے پاس سے دوسرے گھوڑے والے کو پچیس روپئے دینگے۔ اور اگر آگے بڑھ جانے والیکے لئے کوئی تیسرا شخص انعام مقرر کر دے تو بھی درست و جائز ہے۔ اور جس طریقہ سے کہ آجکل شرط کیجاتی ہے (یعنے جانبین میں سے ہر شخص کہتا ہے کہ جس کا گھوڑا آگے نکل جاوے اسکو اسقدر دیا جائے) ممنوع و ناجائز ہے۔

حدیث اوّل ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں میں سے

جو اضمار کرائے گئے تھے حفیاء سے دوڑ کرائی اور اس کی حد اور انتہا ثنیۃ الوداع تھی اور ان گھوڑوں میں جو اضمار نہیں کرائے گئے تھے ثنیۃ الوداع سے بنی زریق کی مسجد تک دوڑ کرائی (بخاری مسلم ابوداؤد)

حدیث دوم ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھوڑوں کو دوڑانے کے لئے اضمار کرایا کرتے تھے (ابوداؤد)

سوال اپنے ملک کی بنی ہوئی چیزوں کو دوسرے ملک کی چیزوں پر ترجیح دینا اور ان کے استعمال کی رغبت دلانا جائز ہے یا نہیں۔

جواب چونکہ اپنے ملک کی مصنوعات کے استعمال میں دینی و دنیوی فوائد ہیں۔ لہذا انکو ترجیح دیکر استعمال کی رغبت دلانا جائز و مباح ہے ایسے طریق سے کہ ملک میں فساد برپا نہ ہو۔ 5551

حدیث سیدنا علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عربی کمان دست مبارک میں لئے ہوئے تھے آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ فارسی کمان لئے ہوئے ہے آپ نے فرمایا کہ ارے یہ کیا لے رہے ہو اسکو پھینک دو (اور اپنی کمان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا) اور اس طرح کی کمانیں لیا کرو۔ ان چیزوں سے خدا تعالیٰ تم کو دین میں بھی زیادتی عطا فرمائے گا اور دوسرے ملکوں میں تم کو لوگوں کی قوت اور رسوخ ٹھلاوے گا (ابن ماجہ)

سوال رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی دست مبارک میں درہم و دینار سونا چاندی وغیرہ لیا ہے یا نہیں۔

جواب بعض مواقع پر آپ کا ان چیزوں کو ہاتھ میں لینا ثابت ہے فاطمہؓ کے نکاح کے وقت بھی اپنے ہاتھ سے آپ نے مٹھی بھر کر خوشبو وغیرہ لانے کے واسطے بلالؓ کو درہم دیلے تھے۔

حدیث عبدالرحمن بن سمرہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جیش العسرۃ[۲] کا سامان اور تیاری فرمائی تو عثمانؓ (خلیفہ سوم) اپنی آستین میں ہزار دینار لے کر آپ کی خدمت

---

[۱] گھوڑے کو خوب گھاس کھلا کر موٹا اور قوی کرتے ہیں اور پھر گھاس کم کرکے اصلی خوراک پر لاتے ہیں اور جھول وغیرہ کپڑے اس پر ڈالتے ہیں جس سے پسینا آتا ہے اور رفتہ رفتہ گوشت نہایت سخت اور گھوڑا توانا ہو جاتا ہے اسی ترکیب کو اضمار کہتے ہیں حفیاء مدینہ سے چند میل پر ایک موضع کا نام ہے ثنیۃ الوداع مدینہ کی اس گھاٹی کو کہتے ہیں جہاں تک مسافروں کو رخصت کرنے جاتے ہیں۔ بنی زریق انصار کا ایک قبیلہ ہے ثنیۃ الوداع سے حفیاء میں چھ میل کا فاصلہ ہے بنی زریق کی مسجد سے ثنیۃ الوداع کو ایک میل کا فصل ہے [۲] یعنی غزوہ تبوک

میں حاضر ہوئے اور اُن کو آپ کی گود میں ڈالدیا مینے اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اِن دیناروں کو اپنی گود میں اُلٹ پلٹ رہے تھے اور دو مرتبہ فرمایا کہ (اس اعلیٰ درجہ کی نیکی) کے بعد عثمانؓ کوچھ بھی عمل کرے اُس کو ضرر نہ دے گا (یعنے اگر بمقتضائے بشریت کوئی خطا بھی سرزد ہو جائے تو یہ عمل خیر غالب آکر اُسکو معاف کرادیگا اور چھپا لیگا (مسند امام احمد)

سوال کسی ضروری بات کے بھول جانے کے اندیشہ سے رومال وغیرہ میں گرہ لگا لینا یا ہاتھ پر دھاگا باندھ لینا تاکہ وہ بات یاد رہے جائز ہے یا کچھ اسمیں کراہت و مذمت ہے۔

جواب کوئی خرابی نہیں بلا شبہ جائز ہے۔

حدیث ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کسی ضرورت کے بھول جانیکا اندیشہ ہوتا تو اپنی چھوٹی انگشت میں یا انگشتری میں دھاگہ باندھ لیتے تھے (ابن سعد وطبرانی فی الکبیر از رافع بن خدیج)

سوال۔ لڑکیوں کو گڑیوں سے کھیلنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب۔ جائز ہے بشرطیکہ اُنمیں آنکھ ناک نہ بنائے جائیں بلکہ صرف کپڑی کو لپیٹ کر سی لیا ہو جیسے کہ عموماً دستور ہے۔

حدیث۔ عائشہ رض فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتے ہوئے (یعنے نکاح ہو لینے کے بعد) میں گڑیوں سے کھیلتی تھی اور میری ہجولی لڑکیاں میرے پاس آتی تھیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لحاظ اور خوف سے وہ بھاگ کر چھپ جاتی تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُن کو (تلاش فرماکر) میرے پاس لوٹا کر بھیجدیتے تھے اور وہ میرے ساتھ کھیلنے لگتی تھیں (مسلم و بخاری و ابوداؤد)

سوال کوئی مشکل سوال اور معمہ یا چیستان لوگوں سے دریافت کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب اس قسم کی باتیں جو اپنے علمی فائدہ یا دوسروں کے نفع کے لئے ہوں وہ مستحب

ومسنون ہیں اور جو صرف تفریح طبع کے لئے ہوں وہ جائز و مباح ہیں اور جن سے دوسروں کی تذلیل اور انکی کم علمی اور اپنی بڑائی ظاہر کرنا منظور ہو ایسے مشکل سوالات ویسے ناجائز اور سخت ممنوع ہیں۔

حدیث ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ (ایک روز ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر تھے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درختوں میں ایک درخت ایسا ہے کہ جسکے پتے نہیں جھڑتے (یعنے دوسرے درختوں کی طرح خزاں نہیں آتی) اور (نفع رسانی اور سادگی میں) وہ مسلمان کے مانند ہے تم لوگ مجھکو بتلاؤ کہ وہ کونسا درخت ہے (ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال جنگل کے درختوں میں جا پڑا (اور اپنی اپنی رائے کے موافق بہت سے مختلف درختوں کے سب نے نام بتلائے میرے خیال میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے (لیکن چونکہ میں سب سے کم عمر تھا اس لئے حیا کر کے خاموش ہو رہا) جب کوئی نہ بتلا سکا) تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ ہی فرمائیے کہ کیا ہے آپ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔ بخاری مطولاً و مختصراً)

سوال کسی بلند جگہ پر چڑھنے کے لئے بجائے زینہ کے کسی آدمی کی گردن یا کمر پر پاؤں رکھکر چڑھ جانا بھی جائز ہے یا نہیں۔

جواب بوقت ضرورت آدمی کو نیچے بٹھلا کر اُس پر چڑھ کر بلندی تک پہونچ جانے میں کچھ حرج اور ممانعت نہیں۔

حدیث زبیرؓ فرماتے ہیں کہ اُحد کے روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو زرہ پہنے ہوئے تھے آپ ایک پتھر پر چڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو چڑھ نہ سکے (کیونکہ زرہ کے بوجھ سے بدن بھاری ہو رہا تھا اور پتھر زیادہ بلند تھا) تو طلحہؓ پتھر کے نیچے بیٹھ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) اِنکی پشت پر چڑھ کر) پتھر پر پہونچکر سیدھے کھڑے ہو گئے (ترمذی)

سوال کسی شخص کو جو واقع میں چچا ماموں وغیرہ نہ ہو کسی دور کے علاقہ کی وجہ سے نانا ماموں چچا وغیرہ کہدینا (جیسے کہ اکثر ننہال کے محلہ والوں بلکہ شہر والوں کو ماموں نانا اور

اپنے باپ کی طرف کے لوگونکو چچا وغیرہ کہنے لگتے ہیں) جھوٹ میں داخل ہے یا جائز ہے۔

جواب اس قسم کی قرابت کا نام لے دینا بہت خفیف علاقہ کی صورت میں بھی جائز ہو جاتا ہے اور بلا تعلق بھی اگر تعظیم وغیرہ کے لئے ایسے القاب لگادے تو جائز ہے

حدیث اوّل۔ خدیجہ رضؓ نے (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ورقہ[1] بن نوفل کے پاس لیجاکر) کہا کہ اے چچا کے بیٹے اپنے بھتیجے کا حال سنو (چونکہ ورقہ کے پردادا یعنے دوسرے دادا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تیسرے دادا باہم بھائی تھے اس علاقہ سے خدیجہ رضؓ نے بھتیجا فرمایا (بخاری ومسلم)

حدیث دوم جابرؓ فرماتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاصؓ سامنے آئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرے ماموں ہیں بھلا کوئی شخص ایسا ماموں دکھلائے تو (یعنے ایسے معظم مکرم فضیلت والا اور کسی کا ماموں نہیں۔ چونکہ سعدؓ قبیلہ بنی زہرہ میں سے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ صاحبہ بھی اسی قبیلہ میں سے تھیں اس لئے آپؐ نے ماموں فرمادیا۔ ترمذی)

خاتمہ بالخیر

علاج معالجہ گور و کفن حسن ظن

سوال کسی آرزو کی وجہ سے اپنی موت میں تاخیر چاہنا یا کسی کے دیکھنے کی آرزو و حسرت کرنا کچھ مذموم ہے یا نہیں۔

جواب اس میں کوئی مذمت اور برائی نہیں تاخیر موت کی دعا بھی ہر حالت میں جائز ہے خصوصًا امور خیر کے انجام کے لئے اور آرزوئے ملاقات بھی جائز خصوصًا صلحا کی ملاقات کی آرزو جو مستحب ومسنون اور باعث فلاح ہے۔

[1] ورقہ بن نوفل ایک بہت بڑے علمائے نصاری میں سے تھے عربی و عبرانی زبانیں اتنی مہارت تھی کہ ایک سے دوسری زبان میں ترجمہ کر لیتے تھے خدیجہ رضؓ کے حقیقی چچا کے بیٹے تھے سب سے پہلے وحی آنے کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مضطرب تھے کہ دیکھئے نبوت کا بار گراں مجھ سے اٹھیگا یا ایسیں جان جائیگی تسلی دلانے کے لئے خدیجہ رضؓ آپ کو ان کے پاس لائی تھیں چند روز بعد ان کا انتقال ہوگیا۔ اس میں اختلاف ہے کہ یہ مسلمان ہو گئے تھے یا نہیں ۱۲

حدیث ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک دفعہ کسی جگہ) ایک لشکر بھیجا اسمیں علیؓ بھی شریک تھے وہ کہتی ہیں کہ (اس کے کچھ عرصہ کے بعد) میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اُٹھائے ہوئے دیکھا اور یہ دعا کرتے ہوئے سُنا کہ یا اللہ مجکو جب تک علیؓ کی صورت نہ دکھلادے تب تک نہ مارنا (یعنی علیؓ کی واپسی تک زندہ رہوں (ترمذی)

سوال۔ علاج اور پرہیز کرنا جائز ہے یا بوجہ خلاف توکل ہونیکے ناجائز اور مذموم ہے۔

جواب۔ دنیا چونکہ عالم اسباب ہے لہٰذا دوا اور علاج کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے شفا طلب کرنا کچھ خلاف توکل نہیں اور جن اسباب سے بُرے نتائج پیدا ہوں اُن سے بچنا ضروری ہے علاج ہو یا نہ ہو نظر ہر وقت خالق کائنات پر رہنی چاہیے کیونکہ دوا میں اثر بخشنے والا اور علاج کے بعد شفا دینے والا بھی وہی ہے اور بُرے اسباب سے پرہیز کرنیکے بعد بھی بُرے نتائج سے بچانا اُسی کا کام ہے۔

حدیث اول اُسامہؓ بن شریک فرماتے ہیں کہ ایسے وقت میں کہ آپ کے تمام صحابہ خاموش بیٹھے ہوئے تھے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بیٹھ گیا کہ اِدھر اُدھر سے اعراب (دیہاتی اور جنگلی آدمی) آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہم علاج کیا کریں آپ نے فرمایا کہ ہاں علاج کرو کیونکہ خدا تعالیٰ نے بڑھاپے کے سوا کوئی مرض ایسا پیدا نہیں فرمایا جسکی دوا پیدا نہ فرمائی ہو (اگر اسی مرض کی دوا موقع پر پہونچگئی تو مریض کو بحکم خدا شفا ہو جاتی ہے (ابوداؤد ترمذی واحمد وبخاری ببعضہ)

حدیث دوم ام منذرؓ (انصار میں کی ایک عورت) فرماتی ہیں کہ ہمارے یہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور علیؓ جو مرض کیوجہ سے نقیہ و ناتواں ہو رہے تھے آپکے ہمراہ تھے ہمارے یہاں کھجور کے خوشے لٹکتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنمیں سے کھا رہے تھے علیؓ نے بھی کھانیکے واسطے ہاتھ میں لیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی تم نہ کھاؤ کیونکہ تم نقیہ ضعیف ہو (تمکو نقصان دیگا) ام منذر کہتی ہیں کہ پھر ہمنے جو کا آٹا اور چقندر ملا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے (حریرہ)

بنایا تو آپ نے علی رضہ سے فرمایا کہ اُمیں سے کھاؤ یہ تمہارے لئے نافع ہے (ترمذی ابن ماجہ ابوداؤد)

سوال میت کے چہرے کو بوسہ دینا اور غسل و کفن کے بعد اُسکی صورت دیکھنا جائز ہے یا نہیں

جواب دونوں باتیں جائز ہیں۔

حدیث اول۔ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ جب عثمان[۱] بن مظعون کی وفات ہو گئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی (پیشانی کو) بوسہ دیا اور ابتک وہ حالت میری آنکھوں میں پھرتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آنسو عثمان بن مظعون کے رخساروں پر بہ رہے تھے (ترمذی ابن ماجہ ابوداؤد)

حدیث دوم انس رض فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم[۲] کی وفات ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ (ذرا ٹھہرنا) جب تک میں اُس کی صورت نہ دیکھ لوں کفن میں نہ چھپانا (یعنے چہرہ ابھی کُھلا رکھنا پھر آپ تشریف لاکر اس پر جھک پڑے اور روئے۔ (یعنے آنسو نکل آئے) (ابن ماجہ)

سوال عورتیں اگر جنازے کے ہمراہ قبرستان میں جائیں تو کچھ ثواب ہے یا نہیں۔

جواب اُن کے لئے جنازہ کے ساتھ جانا کچھ ثواب نہیں بلکہ ناجائز ہے اور عورتوں کے لئے قبرستان میں جانے کی سخت ممانعت ہے عائشہ صدیقہ صدمہ کے جوش میں صرف ایکدفعہ اپنے بھائی[۳] کی قبر پر چلی گئی تھیں جس کی وفات کے وقت یہ وہاں موجود نہ تھیں اسلئے صدمہ زیادہ تھا اپنے اس فعل پر تمام عمر استغفار کر کے روتی رہیں کہ افسوس میں کیوں گئی۔

حدیث اوّل ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عورتوں کے لئے جنازہ کے ساتھ جانے کا (کوئی حق) اور کچھ ثواب نہیں (بیہقی و طبرانی)

---

[۱] عثمان بن مظعون اُن صحابہ میں تھے جو آپ کے ہمراہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تھے مہاجرین میں سب سے پہلے ان کا انتقال ہوا اور بقیع میں سب سے پہلے یہی دفن کئے گئے ۱۲ [۲] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سب سے چھوٹے تھے ربیع الاول سنہ ۱۰ھ میں اِن کی وفات سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاص صدمہ پہونچا ان کا مفصل و دردناک حال حضرت نے الصّالحات میں تحریر کیا ہے ۱۲ منہ عفی عنہ [۳] ان کا نام عبدالرحمن بن ابی بکر تھا سنہ ۵۳ھ میں مکہ کے قریب موضع حبشی میں وفات ہو گئی اور مکہ میں لاکر دفن کئے گئے۔ عائشہ رض جب مدینہ منورہ سے حج کے لئے مکہ تشریف لے گئیں تو اُنکی قبر پر بھی چلی گئیں مگر پھر پشیمان ہوئیں ۱۲ منہ

حدیث دوم ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنیوالی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے (ترمذی وابوداؤد وابن ماجہ واحمد)

سوال۔ اگر کبھی ضرورت اور مجبوری ہو تو صرف ایک ہی کپڑے میں مُردے کو کفن دیکر دفن کرسکتے ہیں یا نہیں۔

جواب۔ جب دوسرا اور تیسرا کپڑا میسر نہ آوے تو ایک میں بھی کفن دینا جائز ہے۔

حدیث جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (اپنے چچا) حمزہ کو ایک کپڑے میں کفن دیا (زیادہ کپڑا موجود ہی نہ تھا وہ ایک بھی اسقدر کوتاہ تھا کہ) اگر سر کو چھپاتے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور اگر پاؤں چھپاتے تو سر کھلجاتا تھا آخر آپنے فرمادیا کہ سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر گھاس ڈالدو۔ (احمد وترمذی)

سوال اگر قبر کھودنے میں دقت ہوتی ہو یا جگہ کم ہو تو ایک قبر میں چند مُردوں کو رکھدینا جائز ہے یا نہیں۔

جواب۔ جائز ہے۔ اوّل ایسے شخص کو رکھیں جو بڑا عالم یا پرہیزگار متقی ہو اُسکے بعد کم درجہ والا اُسکے بعد اُس سے کم درجہ۔

حدیث ہشام بن عامر فرماتے ہیں کہ اُحد کے روز انصار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آج ہم کو نہایت زخم اور کلفت پہونچی ہوئی ہے اب آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں (یعنے قبریں کھودنے کی طاقت نہیں) اب آپ کیا حکم دیتے ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر کو بہت وسیع اور گہری بناؤ اور دو دو تین تین آدمیوں کو ایک قبر میں رکھدو۔ عرض کیا گیا کہ آگے کس کو رکھیں فرمایا کہ جس کو زیادہ قرآن شریف یاد ہو (نسائی وترمذی و ابوداؤد وبخاری بروایت جابرؓ)

سوال۔ قبر پر کچھ تاریخ یا آیات قرآنی لکھ دینا اور قبر کو پختہ بنانا جائز ہے یا نہیں۔

جواب قبر کو پختہ یا اسپر عمارت بنانا ممنوع اور ناجائز ہے لکھنا بھی مکروہ ہے۔

حدیث جابرؓ فرماتے ہیں کہ قبر کو پختہ بنانے سے اور قبروں پر لکھنے سے اور قبروں کو پامال کرنے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے (ترمذی وابن ماجہ)

سوال جنازے کو آتا ہوا دیکھکر اُٹھ کھڑا ہونا کوئی ضروری امر ہے یا نہیں۔

جواب اُٹھنے کی کوئی ضرورت نہیں اگر ساتھ جانا ہو تو اُٹھے ورنہ بیٹھا رہے۔

حدیث علیؓ فرماتے ہیں کہ پہلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنازے کو دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوتے تھے اور پھر اُٹھنا چھوڑ دیا (ترمذی وابن ماجہ وابو داؤد)

سوال جس گھر میں میت ہو جائے اُنکے لئے کھانا بھیجنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب یہ مسنون ہے کہ جو لوگ موت وغیرہ کی مصیبت میں مشغول ہوں اُنکے رشتہ دار یا دوست ہمسایہ اُن کو کھانا پکا کر بھیجدیں باقی اس میں تکلفات اور ناموری اور عوض معاوضہ کرنا جیسا کہ آج کل دستور ہو گیا ہے بہت معیوب و ممنوع ہے سیدھی سادی طرح بہ نیت امداد اقارب کھانا بھیجکر سنّت کا ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ اور یہ کھانا صرف انھیں لوگوں کے لئے ہے جو میت کے کاروبار اور رنج وغم میں مشغول ہوں یہ نہیں کہ تمام قوم اور برادری کو کھلایا جائے نیز یہ سمجھنا بھی جہالت ہے کہ میّت والے گھر میں تین دن تک کھانا پکانا جائز نہیں یا منحوس اور باعثِ وبال ہے۔

حدیث عبداللہؓ بن جعفرؓ کے[1] شہید ہو جانے کی خبر آئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (اپنے گھر والونکو) فرمایا کہ جعفر کے اہل وعیال کے لئے کھانا تیار کرو اس لئے کہ انکو ایسی خبر پہونچی ہے جو انکو مشغول کردے گی (یعنے جعفر کے موت کی خبر آگئی ہے جسکے صدمہ اور رنج

---

[1] جعفرؓ رسول مقبولؐ کے چچا زاد بھائی اور علیؓ کے حقیقی بھائی تھے صورت و سیرت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے بمقام موتہ ملک شام میں بیت المقدس سے دو منزل پر ہے جہاد میں اکتالیس سال کی عمر شہ میں شہید ہوئے انکی شہادت کی خبر مدینہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی دی گئی تھی آپنے لوگونکو اطلاع فرمادی تھی ۱۲۔

میں مشغول ہو کر کھانے پینے کے انتظام کی خبر نہ رہے گی (ابوداؤد و ترمذی ابن ماجہ)

سوال - آدمی کو اپنی حقارت اور بدعملی پر نظر کر کے اپنے آپ کو یقینی دوزخی سمجھ لینا باعث ثواب ورحمت ہے یا مذموم ہے۔

جواب ایسا یقین کر لینا نہایت مذموم ہے اپنے عمل پر نظر کر کے خدا کے غضب سے ڈرتا رہے اسکی رحمت سے نجات کا امیدوار رہے۔

حدیث اول انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس نزع کے وقت تشریف لائے اور پوچھا کہ کیا حال ہے اس نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ سے (نجات کی) امید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں (کے وبال) سے ڈرتا ہوں آپ نے فرمایا کہ جس مومن کے قلب میں یہ دونوں (یعنے خوف ورجا) ایسے وقت میں (یعنے نزع کے حال میں جمع ہوتی ہیں خدا تعالیٰ اُس کو وہ چیز عطا کرتا ہے جسکی اُسکو امید ہوتی ہے اور جس چیز سے ڈرتا ہے اُس سے بچا لیتا ہے (ترمذی ابن ماجہ)

حدیث دوم - جابرؓ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی مرے تو ایسے حال میں مرنا چاہیئے کہ خدا سے نیک گمان رکھتا ہو (یعنے یہ اُمید ہو کہ خدا تعالیٰ اپنی رحمت سے اچھا معاملہ کرے گا (مسلم)۔

سوال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سب سے آخر کونسی بات فرمائی ہے۔

جواب سب سے آخر میں جو کلمہ آپنے فرمایا وہ یہ تھا کہ اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی (یعنی اے خدا تعالیٰ میں رفیق اعلیٰ[1] کو اختیار کرتا ہوں) آپ کو خدا تعالیٰ نے دنیا میں رہنے اور سفر آخرت کرنے کا اختیار دیا تھا۔ آپ نے موت ہی کو اختیار فرمایا اور آخر وقت میں چند بار اسی کو فرمایا اے خدا تعالیٰ میں رفیق اعلیٰ یعنی موت کو اختیار کرتا ہوں جو خدا تعالےٰ کے جوار اور قرب رحمت میں پہونچا دینے والی اور انبیا و صدیقین و شہداء سے ملا دینے والی ہے

---

[1] رفیق اعلیٰ سے جناب باری اور ملائکہ مقربین بھی مراد ہو سکتے ہیں ۱۲

حدیث عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سب سے آخری کلمہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ یہ تھا اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی (بخاری و مسلم)

سوال - دنیا میں کسیکو برا یا بھلا عمل کرتے ہوئے دیکھکر جنتی یا دوزخی کہہ سکتے ہیں یا نہیں -

جواب یقینی طور سے کسی کو نہیں کہہ سکتے کیونکہ انجام اور خاتمہ کا اعتبار ہے جس کا حال ابھی معلوم نہیں -

حدیث سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ دوزخی لوگوں کے عمل کئے جاتا ہے اور واقع میں جنتی ہوتا ہے اور جنتی لوگوں کے عمل کرتا رہتا ہے مگر ہوتا ہی دوزخی (موجودہ حالت کے اعمال کا اعتبار نہیں) صرف خاتمہ کے اوپر اعمال کا اعتبار ہے (نیک عمل بھی اسی کے کارآمد اور قابل قبول ہوں گے جس کا خاتمہ بخیر ہوا - بخاری شریف)

خاتمۃ الطبع

للہ الحمد علی احسانہ کہ یہ مجموعہ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اس ناکارہ گنہگار کے قلم سے مرتب ہوا یا ارحم الراحمین یہ خاکسار تیرے ساتھ حسن ظن رکھتا ہے اپنے معاصی کو دیکھکر شرم سے پانی پانی ہوا جاتا ہے گناہوں کے وبال اور تیرے عذاب سے ڈرتا ہے مگر تیری رحمت سے اُمیدوار بھروسہ ہے تو اسکا بھی خاتمہ بخیر فرما دے اور اس رسالے کے ناظرین کو احادیث نبویہ کی محبت دیکر انجام بخیر فرما بحرمت سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

عرض احقر نے اسی قسم کے اور کسی قدر سوال وجواب جمع کئے ہیں جب ۱۳۲۹ھ میں دو بارہ یہ کتاب چھپنے لگی تو ارادہ ہوا کہ اسی میں حسب موقع جابجا اُن کو داخل کردیا جائے لیکن اس خیال سے کہ جو حضرات پہلے طبع شدہ خرید چکے ہیں انکو دوبارہ خریدنا پڑے گا یا ان سوال وجواب سے محروم رہیں گے انکو ایک مختصر رسالے کی صورت میں علحدہ لکھدیا ہے -

فقیر اصغر حسین عفی عنہ

فہرست سوالات و مضامین الجواب المتین باحادیث سید المرسلین

تمام شد	فہرست کتاب	الجواب المتین

تالیفات حضرت حکیم الامۃ حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب ادام اللہ برکاتہم

بہشتی زیور - عقائد و اعمال و فقہ کا پورا نصاب عورتوں کیلئے تصنیف ہوا ہے مگر مرد و عورت کیلئے یکساں مفید ہے قیمت فی حصہ (۳۰) کامل دس حصے بہت عمدہ چھپے ہوئی قیمت دو روپیہ چار آنہ (۴؍۲)

بہشتی گوہر - یہ بہشتی زیور کا گیارھواں حصہ ہے اسمیں خاص مردوں کے مسائل اور معالجات اور مجرب نسخے ہیں نہایت اعلیٰ قسم ۹؍ کم درجہ ۶؍ ر ۷؍

اصلاح الرسوم - رسوم مروجہ کی خرابیاں اُن کی اصلاح کا طریقہ شرعی قواعد سے سلیس عبارت میں مدلل و مفصل بیان کیا ہے اہل انصاف کو مجال دم زدن نہیں ہے قیمت ۳؍

فروع الایمان - ایمانی خصائل و عادات کا بیان جو مومن میں ہونی چاہئیں - قیمت (۲؍)

شجرہ مع تعلیم الطالب یعنی حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کا شجرہ تمام بزرگوں کے مقام دفن اور تاریخ وفات معہ بیعت رسالہ ضروریات دین کا اضافہ ۱؍

تعلیم الدین - دین کے چاروں اجزاء اخلاق و معاملات و عقائد و عبادات و ریاضت و مقامات کا بیان قرآن و حدیث سے اتباع سنت کی تعلیم نہایت خوبی اور عام فہم طریقہ سے حاشیہ پر جملہ احادیث کا حوالہ قیمت (۶؍)

مناجات مقبول - روزانہ تلاوت کرنیکے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور دعاؤں کا مجموعہ اور پُر اثر نظم دعائیہ رنگین خوبصورت (۶؍)

صفائی معاملات - خرید و فروخت وغیرہ معاملات کے مسائل قابل و لائق لحاظ عام فہم قیمت (۱؍)

جزاء الاعمال - گناہوں کیوجہ سے دنیاوی و دینی نقصانات کا بیان ۱؍

حق السماع - سماع کا قابل دید بیان ۱؍

علاج القحط والوباء - قیمت ۲؍

حقوق الاسلام - قیمت ۲؍

میلاد کا صحیح طریقہ - اور شرط وغیرہ ۲؍

تقلید اور اجتہاد کا بیان اور غیر مقلدی کی خرابیاں نہایت شائستہ بیان (۳؍)

مرزا حیرت کے ترجمہ قرآن کی غلطیوں کی اصلاح قیمت ۲؍

نذیر احمد خاں کے ترجمہ قرآن کی غلطیوں کی اصلاح قیمت (۱؍)

القول الصواب پردہ کے بیان میں مختصر رسالہ قیمت (۱؍)

تحقیق تعلیم انگریزی قیمت (-؍)

الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی والمسیح اُردو تردید عقائد قادیانی میں نہایت مختصر و جامع رسالہ قیمت ۲؍

اشرف المواعظ - حضرت مولانا کے عجیب و لطیف سات وعظ جو بڑی محنت سے جمع کئے گئے ہیں قیمت (۵؍)

کلید مثنوی یعنی مولانا روم کے دفتر اول کی شرح اُردو میں اس سے زیادہ معتبر اور شریعت و طریقت کا پورا پاس و ادب ملحوظ رکھکر مضامین کو حل کرنیوالی شرح نہیں لکھی گئی - مطالب و مضامین اشعار کو واضح طور سے بیان کرکے مسائل تصوف کو حتی الوسع عام فہم بنا کر لکھا گیا ہے - جا بجا حضرت امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کے ارشاد فرمودہ فوائد و مضامین درج کئے ہیں جو تصوف کی جان ہیں - تین سو سے زیادہ صفحہ ہیں اور بڑی تقطیع ہے حصہ اول کی قیمت ۳؍۱ حصہ دوم ۳؍۱

قصد السبیل - تصوف کا نہایت جامع دریا بکوزہ کا مصداق رسالہ - عالم جاہل بیکار اور مشغول چاروں کیلئے جدا جدا تعلیم ضرور خریدنا چاہئے بلکہ تقسیم کرنا قیمت (۱؍) بیس نسخے صرف ۲؍ میں مع محصولڈاک -

حقیقت تصوف - امام جلال الدین سیوطی رح کے ایک رسالہ کا ترجمہ ہے مع فوائد مفیدہ - حضرت مولانا کے ایک شاگرد صاحب نے مولانا کے ملاحظہ کے بعد شائع کیا ہے قیمت صرف ایک آنہ (۱؍)

بہترین جہیز - بیٹی کو رخصت کیوقت نصیحت اور زکوٰۃ و صدقات کے ضروری مسائل حضرت مولانا نے ملاحظہ و پسند فرمایا ہے مولف بھی معتبر عالم ہیں قیمت (۱؍)

تیسیر المبتدی - حضرت مولانا کی فرمائش

ہو اصلاح و ملاحظہ کے بعد مولانا عبد اللہ صاحب کی تصنیف سے شائع ہوئی ہے پہلے حصہ میں نہایت مناسب فارسی صرف و نحو دوسرے میں عربی صرف و نحو میزان الصرف سے پہلے پڑھانیکے قابل مبتدیوں کے لیے نہایت مفید ہے ۴ر

اعمال قرآنی - قرآن مجید کے وظیفے دعائیں تعویذ حصہ اول ۴ر حصہ دوم (۱۰ر) حصہ سوم ۸ر چہارم حصہ ۴ر

تفسیر بیان القرآن - حضرت مولانا نے کامل کرکے عرصہ ہوا طبع کرو دی تھی اور چار جلدیں اسکی طبع ہوکر اکثر حضرات کے پاس موجود ہیں ابپانچویں اور چھٹی جلد بھی تیار ہوگئی ہے قیمت جلد اول (عہ) دوم عہ سوم عہ چہارم عہ پنجم عہ ششم عہ پوری بارہ جلدوں میں یہ اردو زبان کی معتبر اور پر تحقیق بے مثل تفسیر کامل ہوجائیگی (چھ جلد تا نصف قرآن مجید ہدیہ ہے)

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب

اس میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدا صورت نوریہ سے دخول جنت کے بعد تک کے حالات طیبات کو نہایت تحقیق و تفتیش سے اردو زبان میں جمع فرمایا ہے اور جابجا شوق انگیز اشعار بھی مع حل مطالب لطائف علمیہ وغیرہ موجود ہیں اہل ایمان کیلئے حرز جان بنانیکے قابل ہے مطبع قاسمی دیوبند میں خوبصورتی سے طبع ہوئی ہے قیمت بلحاظ اختلاف کاغذ عہ و صرف انگریزی ۸ عہ

امداد الفتاوی اسمیں حضرت مولانا اشرف علی صاحب کے فتاوی ۱۳۰۵ھ سے اس وقت تک کے جمع کئے گئے ہیں کتاب الطہارۃ۔ صلوۃ جنائز۔ زکوۃ و صدقہ صوم اعتکاف حج کے تقریباً تین سو فتوے ہیں دوسری جلد میں نکاح رضاعت طلاق عدۃ نفقہ حدود ایمان نذور وقف قربانی و ذبائح حظر و اباحۃ وغیرہ کے دو سو ستر بلکہ زیادہ پر تحقیق فتوے ہیں لیکن بعض جگہ عجب عربیہ کی طویل طویل عبارتیں وغیرہ بھی منقول ہیں جنکا ترجمہ نہیں ہے۔ دونوں جلدیں یکجا متوسط درجہ کے کاغذ پر ۴۰۰ صفحہ پر مطبع مجتبائی میں چھپی ہیں۔ نہایت عمدہ فہرست مرتب کرکے شروع میں لگائی ہے قیمت بھی ذرا گراں ہے یعنی بلا کسی رعایت کے عہ۔ تیسری چوتھی جلدیں ۱۶۴ صفحہ پر طبع ہوئی ہیں قیمت عہ خوبی دیکھنے پر موقوف ہے کہاں تک بیان کیجائے۔

حفظ الایمان - قیمت (۳ر)

اصلاح الخیال - قیمت (۲ر)

یاد یاران - مختصر تذکرہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب قیمت (۱ر)

شوق وطن عالم آخرت کی یادگاری قیمت فی جلد (۲ر)

سود نکاح خوانی رشوت تعویذ گنڈہ اور چندہ کا بیان قیمت ۴ر

فتاوی اشرفیہ - ضروری اور پر تحقیق استفتاء اور ان کے جوابات جمع کئے گئے ہیں ہر دو حصہ، لیکن امداد الفتاوی کے خریداروں کو اسکی ضرورت نہیں ہے

دعوات عبدیت - حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ کے وعظ و تقریرات کے وقت جو مضامین عجیبہ منجانب اللہ قلب پر وارد ہوتے ہیں ان کے واقعی لطف سے تو کچھ حاضرین ہی واقف ہیں مگر تاہم یہ ہر کہ علوم و معارف کا خزانہ ہونیکے ساتھ نہایت دلچسپ بھی ہوتے ہیں اور چونکہ عوام حاضرین کا بھی لحاظ رہتا ہے اسلئے بہ نسبت تحریرات کے زیادہ حصہ انکا عام فہم ہوتا ہے۔ اس سے قبل مواعظ اشرفیہ (۱۰ر) اور اشرف المواعظ (۶ر) وغیرہ شہرہ ہوکر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہے ہیں۔ بالفعل حضرت مولانا کے سفر کے وعظوں کا ایک نہایت عظیم و ضخیم عمدہ مجموعہ دعوات عبدیت نہایت اہتمام سے جمع ہوا ہے اور ضبط کرکے خود حضرت مولانا سے اوپر نظر ثانی و صحت کرائی گئی ہے اسکے تفصیل فی الحال دس حصے ہیں جنمیں مختلف وعظ ہیں گیارہویں میں ملفوظات ہیں۔ تطہیر رمضان حقوق القرآن علاج الکبر حیات طیبہ تسہیل الاصلاح احکام العشر الاواخر اکمال الصوم والعید غض البصر تطہیر الاعضاء تقویم الزیغ ہر ایک وعظ میں مختلف تین تین چار چار مضامین ہیں جنکی عمدہ مکمل فہرست ہر حصہ میں لگائی گئی ہے گیارہ حصوں کی قیمت عہ ہے اگر کسیکو یہ وعظ پسند نہ آویں یا قیمت گراں معلوم ہو تو بلا تکلف واپس فرما سکتے ہیں۔ اچھے کاغذ پر بصورت و عمدہ طبع کئے گئے ہیں قیمت عہ محصول ۳

اوراد و اعمالی تسبیح و تحمید کے فضائل ۲/
اصلاح النساء بہشتی زیور کا نہایت مفید اضافہ قیمت (۱۰/)
بسط البنان - حفظ الایمان کے متعلق تحریر قیمت (۰/)

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رح کی تصنیفات

آب حیات - جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کا ثبوت عجیب و غریب علمی و عقلی مضامین آپ کے فضائل ایک سے ایک بڑھکر بیان فرمائے ہیں قیمت (عہ)
مباحثہ شاہجہاں پور تمام مذاہب باطلہ کی تردید عقلی دلائل قابل دید قیمت (۰۶/)
میلہ خداشناسی - یعنی گنگوہی مذہبی ایک مباحثہ کی دلچسپ کیفیت (۰۲/)
تحفہ لحمیہ گوشت کے کھانے کا عقلی ثبوت (۰/)
قصائد قاسمی - قیمت (۰۱/)
فیوض قاسمی - قیمت (۰۲/)
تحذیر الناس - سرور عالم کے خاتم الانبیاء ہونیکا اعلیٰ ثبوت کئی طرز سے اور عجیب فضائل و کمالات (۰۳/)
مناظرہ عجیبہ - تحذیر الناس پر بعض اعتراضات کے نہایت علمی جواب دقیق مضمون قیمت فی جلد (۶/)
حجۃ الاسلام - مولانا کے علم لدنی کا نمونہ اثبات توحید و رسالت کو بخوبی

مضامین و تقریرات - پہلے کم درجہ پر چھپا تھا - اب حضرت مولانا محمود حسن صاحب مدظلہم نے ابتدا میں چار صفحہ کا دیباچہ تحریر فرماکر موقع بموقع توضیح مطالب کیلئے مفید عنوانات قائم کرکے نہایت مفید بنادیا ہے اور نہایت عمدہ کاغذ کے ستر صفحے پر نفیس طبع ہوا ہے - اہل علم اور صاحبان وسعت اسکو ضرور طلب فرماکر محظوظ ہوں قیمت (۶/)

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات

ضیاء القلوب - ذکر اشغال مراقبہ مجاہدہ وغیرہ متعلقہ تصوف بزبان فارسی ۳/
گلزار معرفت - مع قصیدہ منظوم ۲/
مثنوی تحفۃ العشاق - قیمت ۱/
ارشاد مرشد - ضروری اشغال و وظائف ۱/
دردنامہ غمناک - عاشقان الٰہی کی فریاد - قیمت (-/)
کلیات امدادیہ - اسمیں حضرت کی تمام مندرجہ بالا تصانیف موجود ہیں بلکہ ایک رسالہ زیادہ ہے قیمت رعایتی ۹/
ترجمہ ضیاء القلوب - بہت عمدہ چھپا ہے قیمت (۰۳/)

حضرت مولانا رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات

ہدایۃ المعتدی - امام کے پیچھے الحمد پڑھنے کی ممانعت احادیث سے علمی بیان ہے قیمت ڈھائی آنہ (۰۳/)

ہدایۃ الشیعہ - ہادی علی لکھنوی کے اشتہار اور دس سوالوں کا جواب ([illegible])
زبدۃ المناسک مسائل و احکام حج کا ضروری و کارآمد بیان بہت چھوٹی تقطیع قیمت (۳/)
البراہین قاطعہ - انوار ساطعہ کا جواب ہے تمام ناجائز رسوم و بدعات کی تردید اور جملہ اعتراضات کا جواب نہایت علمی تحقیق سے دیا ہے - قیمت (۱۲/)
لطائف رشیدیہ - اہل علم کے سوالات کے علمی جواب قیمت (۰۱/)
سبیل الرشاد - تقلید وغیرہ کا ذکر صحابہ کے اختلاف کا حال نہایت انصاف سے لکھا ہے - قیمت (-/)
میلاد و عرس وغیرہ کے متعلق بزرگوں کا فتویٰ (۱/)
رسالہ جمعہ - یعنی چھوٹے دیہات میں جمعہ جائز نہیں علمی بیان ہے عام فہم نہیں (۱/)
احتیاط الظہر کا فتویٰ قیمت (-/) مفت تقسیم کرنیوالوں کو ایک ٹکٹ کے آٹھ نسخے

حضرت مولانا محمود حسن صاحب مدظلہم کی تصنیفات

احسن القریٰ - مولانا رشید احمد صاحب کے رسالہ جمعہ کو بعض نافہم نہیں سمجھتے تھے نہایت تفصیل و تحقیق و انصاف سے اسکے مضامین کی شرح فرمائی ہے اور ایسے مضامین علمیہ بیان فرمائے ہیں کہ اہل علم سبحان اللہ کہتے ہیں قیمت (۱۲/)
جہد المقل - امکان کذب میں علمی رسالہ تفصیل و تحقیق جھوٹے الزاموں کی تردید

قابل دید مگر کم استعداد لوگ طلب نفرتا ہیں
ہر دو حصہ کی قیمت (۱۲ر)

مرثیہ - مولانا رشید احمد صاحب کی وفات پر نہایت پُر درد فصیح بلیغ مرثیہ قیمت سوا آنہ (۱؎)

ادلہ کاملہ - اہل حدیث کے دس سوالات کے جواب میں ایک مختصر اور نہایت ہی دقیق علمی محققانہ بحث کا رسالہ گویا ایضاح الادلہ کا متن ہے ۲۲ صفحہ پر چھپا ہوا قیمت (۱ر)

دیگر علماء دین کی تالیفات

قصہ جمال الدین (یعنی مصیبت نامہ) دنیا کی تکالیف و مصائب سے دل گھبراتا ہو تو اپنے سے زیادہ مصیبت زدہ کا حال دیکھیے اور خدا کا شکر کیجیے دنیا کی بے ثباتی کے پُر درد اور منتخب اشعار ملاحظہ فرمائیے آپکو معلوم ہو جاویگا کہ دنیا کا قصہ خواب و خیال ہے دنیا میں دائمی خوشی محال ہے یہ رسالہ دردمندوں کی تسلی ہے اور غافلوں کیلئے تازیانہ عبرت بڑی تقطیع کے ۳۲ صفحہ پر طبع ہوا ہے قیمت ۱ر

سیف النقی - خانصاحب بریلوی نے جو مقدس بزرگوں کی تکفیر و الزامات کا جھنڈا بلند فرمایا تھا انکی تردید و ابطال میں اہل علم اور مسلمانوں کے سمجھانے کیلئے شیر خدا مولانا مرتضیٰ حسن صاحب نے بہت سے رسالے شائع فرما دیے ہیں جو ہمارے دوسرے اشتہارات و فہرست

میں درج ہیں مگر ایک دوسرے عالم نے عجیب و لچسپ تردید و جواب لکھے ہیں - لطیفے بھی جواب بھی مذاق بھی تردید بھی اور پھر ایسی عام فہم کہیں نثر کہیں نظم کہ ہر شخص سمجھے اور لطف اوٹھائے یہ تعداد کثیر چھپی ہے اسلیے تاجروں سے خاص رعایت ہو گی اور عام قیمت بھی ۲۰ر کی جگہ ۱۰ر کردی ہے ذرا چھوٹی تقطیع کے ۴۰ صفحہ پر چھپی ہے قیمت (۱۰ر)

مولوی معنوی - یعنی مولانا روم کے حالات اردو میں نہایت صاف اور سلیس طرز اور عمدہ ترتیب سے لکھے گئے - آپ کا نام و نسب ولادت آپکے والد کا حال آپکا ترک وطن ظاہری باطنی تعلیم شادی نکاح اولاد آپکے صاحبزادہ علاؤ الدین و بہاؤ الدین کا حال مولانا کا فضل و کمال آپکے مرشد حضرت شمس الدین تبریزی اور سید برہان الدین ترمذی کا حال مثنوی کسطرح لکھی گئی اور اسکی اکثر شروح کا حال کلمات نصائح کشف و کرامات عبادت و زہد وفات آپکے خلیفہ حضرت حسام الدین اور مولانا صلاح الدین کا حال وغیرہ تمام امور واضح طور پر بیان کیے گئے ہیں اور آخر میں شیخ منصور حلاج فرید الدین عطار حکیم سنائی شیخ صدر الدین قونوی شیخ موید الدین بابا کمال خجندی حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی شیخ فرید الدین عراقی شیخ اوحد الدین رحمۃ اللہ علیہم کا مستقل تذکرہ مجمل و مفصل بیان کیا گیا ہے قیمت صرف ۲ر باریک خط ۳۲ صفحہ

حیات خضر علیہ السلام (یعنی فصل المتعال در حالات ارمیا و دانیال)

آپکے معتبر حالات کو حدیث و تفسیر و تاریخ کی عظیم الشان و معتبر کتابوں سے اردو زبان میں جمع کیا ہے آپ کے نام و نسب ولادت حیات و موت زمانہ نبوت وغیرہ کے تمام اختلافات بیان کرکے معتبر اور قول صحیح بیان کیا ہے اور موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات و شاگردی کا قصہ خضر سے بعض صحابہ رضی کی ملاقات وغیرہ کا قصہ لکھا ہے حضرت خضر کے حالات کے ضمن میں ذی القرنین یاجوج وغیرہ کے حالات بھی نہایت واضح طور سے مذکور ہوئے ہیں جسکی وجہ سے کتاب کی دلچسپی بڑھ گئی ہے کوئی ہی شخص ہوگا جسکو زیارت کا اشتیاق نہو قیمت ۴ر رعایتی ۳ر

القول المتین فی الاقامۃ و التاذین - اس رسالہ میں اذان کی ابتدا اسکی حقیقت اور فضائل اور نہایت کارآمد اور مفید مسائل مسجد نبوی کی تعمیر کا مفصل حال اذان جاری ہونیکی دلچسپ مفصل کیفیت اعتراض کا جواب اذان کے ثواب کی تفصیل اور صحیح و عجیب حکایت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چار موذنوں کا ذکر ہے اخیر میں مسائل ضروریہ اور مضامین احادیث کی اردو اشعار ہیں مدرسہ اسلامیہ دیوبند کے صدر اعلیٰ محدث اور مفتی صاحب مدرسہ نے اس رسالہ کی تصدیق و تصحیح فرمائی ہے اردو زبان میں ایسا رسالہ آجتک نظر سے نہیں گذرا - قیمت ایک آنہ (۱ر)

دست غیب - اکمل حال کے نوفل دست غیب اور کیمیا گری کے معائب و نقصانات دلچسپ حکایات قیمت (۳ر)

ملنے کا پتہ مولوی سید اصغر حسین صاحب دار العلوم دیوبند ضلع سہارنپور

[illegible]